جدید نظرثانی ایڈیشن

النَّحْوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ

نحو میر (جدید)

اس کتاب میں علمِ نحو کے ابتدائی تمام ضروری قواعد کا ذکر کیا گیا ہے جو ایک عربی سیکھنے والے طالب علم کیلئے نہایت مفید ہیں۔ ہر عربی لفظ کا اُردو ترجمہ اور آسان زبان میں تشریح کے ساتھ "تصحیح و نظرثانی کے بعد" پہلی مرتبہ شائع ہوئی

از
حضرت مولانا مفتی محمد سعید ندوی صاحب
مُدرّس دارالعُلوم ندوۃُ العُلماء لکھنؤ

زمزم پبلشرز

النحو في الكلام كالملح في الطعام

نحو میر (جدید)

اس کتاب میں علم نحو کے ابتدائی تمام ضروری قواعد کا ذکر کیا گیا ہے جو ایک عربی سیکھنے والے طالب علم کیلئے نہایت مفید ہیں۔ ہر عربی لفظ کا اُردو ترجمہ اور آسان زبان میں تشریح کے ساتھ "تصحیح و نظرثانی کے بعد" پہلی مرتبہ شائع ہوئی

از

حضرت مولانا مفتی محمد سعید ندوی صاحب

مُدرّس دارالعُلوم ندوۃ العُلماء لکھنؤ

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مُقدس مسجد اُردو بازار، کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام ــــــ نحو میر (جدید)

تاریخ اشاعت ــــــ اپریل ۲۰۰۹ء

باہتمام ــــــ احباب زمزم پبلشرز

سرورق ــــــ احباب زمزم پبلشرز

مطبع ــــــ احباب زمزم پبلشرز

ناشر ــــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-2760374 - 021-2725673

فیکس: 021-2725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- مکتبہ بیت العلم نیو ٹاؤن کراچی۔ فون: 4916690 2018342
- دارالھدیٰ اردو بازار کراچی۔ فون: 2726509
- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

- **Madrassah Arabia Islamia**
  1 Azaad Avenue P.O Box 9786-1750
  Azaadville South Africa
  Tel : 00(27)114132786
- **Azhar Academy Ltd.**
  54-68 Little Ilford Lane
  Manor Park London E12 5QA
  Phone: 020-8911-9797
- **ISLAMIC BOOK CENTRE**
  119-121 Halliwell Road, Bolton Bl1 3NE
  U.S.A
  Tel/Fax : 01204-389080

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
☆	علم النحو کی تعریف، موضوع اور غرض	۹
☆	لفظ کی تعریف واقسام لفظ	۹
☆	مفرد کی تعریف اور قسام	۹
☆	مرکب کی تعریف اور اقسام	۱۰
☆	مسند اور مسند الیہ	۱۱
☆	جملہ انشائیہ کی تعریف اور اقسام	۱۱
☆	غیر مفید کی تین قسمیں	۱۲
☆	علاماتِ اسم	۱۳
☆	علاماتِ فعل	۱۴
☆	علاماتِ حرف	۱۵
☆	اقسام معرب و مبنی	۱۵
☆	مبنیات کی تعریف اور اقسام	۱۵
☆	تعریف اسم غیر متمکن	۱۶
☆	معربات کی قسمیں	۱۶
☆	اقسام اسم متمکن	۱۶
☆	ضمائر اور اس کی اقسام	۱۷
☆	اسماء اشارات	۱۸

☆	اسماء موصولہ	۱۹
☆	اسماء افعال	۲۰
☆	اسماء اصوات	۲۰
☆	اسماء ظروف	۲۱
☆	اسماء کنایات	۲۱
☆	مرکب بنائی	۲۱
☆	نکرہ اور معرفہ کی تعریف	۲۱
☆	معرفہ کی سات اقسام	۲۱
☆	علامات تانیث	۲۲
☆	مؤنث کی دو قسمیں	۲۳
☆	اسم کی تین اقسام	۲۳
☆	جمع کی لفظ کے لحاظ سے اقسام	۲۴
☆	جمع مذکر و مؤنث کی تعریف	۲۴
☆	جمع قلت وکثرت کی تعریف	۲۵
☆	اعراب کا بیان	۲۶
☆	اسم اور فعل کا اعراب	۲۶
☆	منصرف کی تعریف اور حکم	۲۶
☆	غیر منصرف کی تعریف اور حکم	۲۷
☆	اسباب منع صرف	۲۷
☆	اسماء ستہ مکبرہ	۲۸

☆	اقسام اعراب مضارع	۳۰
☆	اقسام عوامل لفظی ومعنوی	۳۲
☆	اقسام حروف عاملہ	۳۲
☆	حروف جر	۳۲
☆	حروف مشبہ بالفعل	۳۳
☆	ما اور لا جولیس کے مشابہ ہو	۳۳
☆	لاءنفی جنس	۳۳
☆	حروفِ ندا	۳۴
☆	مضارع میں عمل کرنے والے حروف	۳۴
☆	حروف جازمہ پانچ ہیں	۳۷
☆	افعال عامہ	۳۷
☆	اقسام فعل	۳۸
☆	فاعل کی تعریف	۳۸
☆	مفاعل خمسہ	۳۸
☆	حال کی تعریف	۳۹
☆	تمییز کی تعریف	۴۰
☆	اقسام فاعل	۴۰
☆	فعل مجہول	۴۱
☆	اقسام فعل متعدی	۴۲
☆	افعال ناقصہ	۴۳

☆	افعال مقاربہ	۴۴
☆	افعال مدح وذم	۴۴
☆	افعال تعجب	۴۵
☆	اسماء عاملہ	۴۶
☆	اسماء شرطیہ	۴۶
☆	اسماء افعال	۴۶
☆	اسم فاعل کی تعریف	۴۶
☆	اسم مفعول	۴۷
☆	صفت مشبہ کی تعریف	۴۷
☆	اسم تفضیل کا استعمال	۴۷
☆	مصدر کی تعریف	۴۸
☆	اسم مضاف کی تعریف	۴۸
☆	اسم تام کی تعریف	۴۸
☆	اسماء کنایات از عدد	۴۹
☆	عوامل معنویہ	۴۹
☆	توابع کی تعریف	۵۰
☆	توابع کی پانچ اقسام	۵۰
☆	تاکید معنوی ولفظی	۵۲
☆	بدل کی تعریف	۵۳
☆	اقسام بدل	۵۳

☆	بیان غیر منصرف	۵۴
☆	حروفِ غیر عاملہ اور اس کی اقسام	۵۵
☆	تنوین کی تعریف	۵۶
☆	اقسام تنوین	۵۶
☆	نون تاکید کی قسمیں	۵۷
☆	حروف عطف	۵۸
☆	اعراب مستثنیٰ	۵۸
☆	اقسام مستثنیٰ	۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

علم نحو: علم نحو ان قواعد کے جاننے کو کہتے ہیں جن سے لفظوں کی آخری حالتیں معلوم ہوں ،یعنی یہ کہ ان کے آخری حروف پر پیش (رفع) زبر (نصب) زیر (جر) کیوں ہے؟

موضوع: اس علم کا موضوع لفظ (کلمہ) اور فقرے (کلام) ہے۔

غرض: اس علم کی غرض یہ ہے کہ عربی عبارت میں لفظوں کے آخر حرفوں کے اعراب (زبر، زیر، پیش،) پڑھنے میں طالب علم سے غلطی نہ ہو۔

لفظ کی تعریف واقسام

لفظ: جو بات انسان کے منہ سے نکلے، وہ لفظ ہے، جیسے: قلم، کتاب وغیرہ۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مہمل (بے معنی) (۲) موضوع (بامعنی) جیسے: قلم ولم، پانی سانی میں قلم اور پانی موضوع ہیں اور ولم اور سانی مہمل ہیں۔

لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد کی تعریف واقسام

مفرد: وہ لفظ ہے جو تنہا ایک معنی بتائے، جیسے قلم، کتاب۔

مفرد کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (نام) (۲) فعل (کام) (۳) حرف (کنارہ)

اسم، جیسے: محمود، قلم، ندوہ، دہلی وغیرہ

فعل، جیسے: قَرَأَ (اس نے پڑھا) کَتَبَ (اس نے لکھا)

حرف، جیسے: هَلْ (کیا) فِیْ (میں)

مرکب کی تعریف اور اقسام

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا اس سے زائد لفظوں سے مل کر بنا ہو، جیسے: قَرَأَ حَامِدٌ (حامد نے پڑھا) قَرَأَ حَامِدٌ كِتَاباً (حامد نے کتاب پڑھی)

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفید (۲) غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اپنی بات کہہ کر چپ ہو جائے تو سننے والے کو خبر یا طلب معلوم ہو، جیسے: قَرَأَ زَيْدٌ (زید نے پڑھا) اِشْرَبِ الْمَاءَ (پانی پیو) مفید کا دوسرا نام "جملہ اور کلام" ہے۔

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس کو کہنے والا کہہ کر چپ ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو، جیسے: كِتَابِيْ (میری کتاب)

جملہ کی قسمیں

مفید یا جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) خبریہ (۲) انشائیہ

خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، جیسے: قَرَأْتُ (میں نے پڑھا)

جملہ خبریہ کی قسمیں

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ

اسمیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، جیسے: أَحْمَدُ حَاضِرٌ (احمد حاضر ہے) اول جز کو مسند الیہ اور مبتداء اور دوسرے جز کو مسند اور خبر کہتے ہیں۔

فعلیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: قَرَأَ مَحْمُوْدٌ (محمود نے پڑھا) اس میں جز اول کو مسند اور فعل کہتے ہیں اور دوسرے جز کو مسند الیہ اور فاعل کہتے ہیں۔

مسند اور مسند الیہ کی تعریف

مسند: حکم کو کہتے ہیں اور مسند الیہ: جس پر حکم لگایا جائے۔

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے۔ فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند الیہ ہوتا ہے اور نہ مسند، بلکہ وہ صرف دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل یا دو جملوں کو جوڑتا ہے، جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم سے لکھا)

جملہ انشائیہ کی تعریف اور اس کی اقسام

انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے، جیسے: اِقْرَأْ (پڑھو) اس کی چند قسمیں ہیں:

(۱) امر: جیسے: اُكْتُبْ (لکھو)

(۲) نہی: جیسے: لَا تَلْعَبْ (مت کھیلو)

(۳) استفہام: جیسے: هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے لکھا؟)

(۴) تمنی: جیسے: لَيْتَ حَامِداً قَارِئٌ! (کاش کہ حامد پڑھا ہوا ہوتا)

(۵) ترجی: جیسے: لَعَلَّ مَحْمُوْداً غَائِبٌ (محمود کے غائب ہونے کی امید ہے)

(۶) عقود: جیسے: بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (میں نے خرید و فروخت کی)

(۷) عرض: جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا ،فَنُضِيْفَكَ (ہمارے یہاں کیوں نہیں اترے کہ ہم تم کو مہمان بنائیں)

(۸) قسم: جیسے: وَاللہِ، لَأَ قْرَأُ (اللہ کی قسم، میں ضرور پڑھوں گا)

(۹) تعجب: جیسے: مَاأَحْسَنَ جَمِيلًا! (جمیل کیا ہی خوب صورت ہے، اچھا ہے!)

(۱۰) ندا: جیسے: يَا حَامِدُ ! (اے حامد!)

غیر مفید کی قسمیں

مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں:

۱......**مرکب اضافی**: جیسے: کِتَابُ حَامِدٍ (حامد کی کتاب) اول جز کو مضاف اور دوسرے جز کو مضاف الیہ کہتے ہیں، مضاف الیہ ہمیشہ مجرور (زیر) ہوتا ہے (اس کا بیان آگے آئے گا)

۲......**مرکب بنائی**: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک اسم کر دیا گیا ہو اور دونوں کے درمیان سے کوئی حرف گرا دیا گیا ہو، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ، یہ اصل میں أَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا، واو کو گرا کر دونوں کو ایک اسم کر دیا تو أَحَدَ عَشَرَ ہو گیا۔

فائدہ: أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةَ عَشَرَ (۱۹) تک دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، علاوہ إِثْنَا عَشَرَ (۱۲) کے، کہ پہلا جز معرب ہے (مبنی اور معرب کا مطلب آگے معلوم ہوگا)

۳......**مرکب منع صرف**: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک اسم کر دیا ہو اور دونوں کے درمیان سے کسی حرف کو گرایا نہ گیا ہو، جیسے: بَعْلَبَکَّ (ایک شہر کا نام ہے) اصل میں "بعل" اور "بك" تھا۔ بعل ایک بت کا نام ہے اور بك اس بادشاہ کا نام ہے جو اس شہر کا بانی تھا۔ اکثر نحوی حضرات اس میں اول جز کو فتحہ پر مبنی اور دوسرے جز کو معرب پڑھتے ہیں۔

نوٹ (۱): مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا جزء ہوتا ہے، پورا جملہ کبھی نہیں ہوتا، جیسے: کَلْبُ

حَامِدٍ قَائِمٌ (حامد کا کتا کھڑا ہے) اس جملہ میں " کَلْبُ حَامِدٍ " مرکب غیر مفید ہے، پورا جملہ نہیں ہے، پورا جملہ " قَائِمٌ " ملانے کے بعد ہوا ہے۔

نوٹ (۲): کوئی جملہ مسند الیہ اور مسند کے بغیر تمام نہیں ہوتا، چاہے مسند الیہ اور مسند لفظوں میں ظاہر ہوں، جیسے: مَحْمُوْدٌ غَائِبٌ (محمود غائب ہے) یا ایک ظاہر اور دوسرا پوشیدہ ہو، جیسے: اِضْرِبْ (تو مار) اس میں "أَنْتَ" پوشیدہ ہے۔

علاماتِ اسم

اسم کی علامات (پہچان) بہت ہیں۔ علامت کا مطلب یہ ہے کہ جس کی علامت ہو صرف اسی میں پائی جائے، دوسرے میں نہیں پائی جائے:

۱...... الف اور لام کا ہونا، جیسے: اَلرَّجُلُ (مرد)

۲...... حرف جر کا داخل ہونا، جیسے: فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں)

۳...... مسند الیہ ہونا، جیسے: حَامِدٌ كَاتِبٌ (حامد لکھنے والا ہے)

۴...... مضاف ہونا، جیسے: قَلَمُ غَفُوْرٍ (غفور کا قلم)

۵...... مصغر ہونا، جیسے: رُجَيْلٌ (چھوٹا مرد) مصغر سے مراد کسی کو چھوٹا دکھانا ہے۔

۶...... منسوب ہونا، جیسے: نَدْوِيٌّ (ندوہ کا رہنے والا) منسوب سے مراد کسی چیز کی طرف نسبت کیا ہوا۔

۷...... تثنیہ ہونا، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

۸...... جمع ہونا، جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد)

۹...... موصوف ہونا، جیسے: رَجُلٌ فَاضِلٌ (فاضل مرد) موصوف سے مراد یہ ہے کہ اس کی صفت، اچھائی یا برائی ظاہر کی گئی ہو۔

۱۰......آخر میں تنوین ہونا یعنی دو پیش، دو زبر، دو زیر، جیسے: حَامِدٌ ، حَامِدٍ ، حامداً .

۱۱...... آخر میں تاء متحرک ملی ہوئی ہو، جو وقف کی حالت میں ہاء ہو جائے، جیسے: قَدِيْمَةٌ (پرانی) حالتِ وقف میں " قَدِيْمَهْ " ہوگا۔

ان اوپر کی علامتوں میں سے جب کوئی علامت کسی لفظ میں پائی جائے تو سمجھ لینا کہ وہ لفظ اسم ہے، کیوں کہ یہ علامتیں فعل اور حرف پر نہیں آتیں۔

علاماتِ فعل

فعل کی بہت سی علامتیں ہیں:

۱......اس کے شروع میں لفظ " قَدْ "ہو، جیسے: قَدْ كَتَبَ (تحقیق کہ اس نے لکھا)

۲......اس کے شروع میں حرف ''سین'' ہو، جیسے: سَيَكْتُبُ (عن قریب وہ لکھے گا)

۳......اس کے شروع میں حرف ''سوف'' ہو، جیسے: سَوْفَ يَكْتُبُ (مستقبل بعید (دیر) میں وہ لکھے گا)

۴......اس کے شروع میں حرف جزم ہو، یعنی وہ حرف جس کی وجہ سے مضارع کا آخر ساکن ہوتا ہو، جیسے: لَمْ يَكْتُبْ (اس نے نہیں لکھا)

۵......اس کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل ملی ہوئی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ (میں نے مارا) ضَرَبْتَ (تو مرد نے مارا) ضَرَبْتِ (تو عورت نے مارا) (ضمیر کا بیان آگے آئے گا)

۶......آخر میں تاء ساکن ہو، جیسے: كَتَبَتْ (اس عورت نے لکھا)

۷......امر ہو، جیسے: اُكْتُبْ (لکھو)

۸......نہی ہو، جیسے: لَا تَكْتُبْ (نہ لکھو)

مذکورہ علامتیں جب کسی لفظ میں پائی جائیں تو وہ لفظ فعل ہوگا۔

علاماتِ حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت بھی اس میں نہ ہو۔

اقسامِ مُعرَب ومبنی

تمام عربی الفاظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی

معرب: وہ لفظ جس کے آخری حرف پر پیش یا زبر یا زیر عامل کی وجہ سے آسکے، جیسے: حَامِدٌ کی دال پر اس مثال میں کَتَبَ حَامِدٌ (حامد نے لکھا) رَأَيْتُ حَامِدًا (میں نے حامد کو دیکھا) ذَهَبْتُ بِحَامِدٍ (میں حامد کو لے گیا)

پیش، زبر اور زیر کو "حرکت اور اعراب" کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے لفظ کی آخری حالت بدلے اس کو "عامل" کہتے ہیں۔ اور اس لفظ کو "معرب" کہتے ہیں اور لفظ کے آخری حرف کو "محل اعراب" کہتے ہیں، جیسے: "جَاءَ زَيْدٌ" میں "جَاءَ" **عامل** "زَيْدٌ" معرب، "ضمہ" اعراب اور "دال" **محل اعراب** ہے۔

مبنی: وہ لفظ جس کے آخری حرف کی حرکت ایک ہی حالت پر رہے، بدلے نہیں، جیسے: هٰؤُلَاءِ، ہر حالت میں ہمزہ پر زیر ہی رہے گا، جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ، رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ.

مبنیات

حسبِ ذیل چیزیں مبنی ہیں:

(۱) تمام حروف، جیسے: مِنْ (سکون پر مبنی ہے) إِنَّ (فتحہ پر مبنی ہے)

(۲) فعل ماضی، جیسے: كَتَبَ (فتحہ پر مبنی ہے)

(۳)امر حاضر معروف، جیسے:اُکْتُبْ (سکون پر مبنی ہے)
(۴)فعل مضارع، جبکہ نون تاکید (نون ثقیلہ اور نون خفیفہ)بلا فصل کے ملا ہو، جیسے:لَیَکْتُبَنَّ (فتحہ پر مبنی ہے)اور لَیَکْتُبَنْ (سکون پر مبنی ہے)
(۵)فعل مضارع ،جبکہ جمع مونث کا نون ملا ہو ،یعنی جمع مونث غائب کا صیغہ ہو،اور جمع مونث حاضر کا صیغہ ہو، جیسے:یَکْتُبْنَ (فتحہ پر مبنی ہے)تَکْتُبْنَ (فتحہ پر مبنی ہے)
(۶)اسم غیر متمکن، جیسے :أَنْتَ اور اَلَّذِیْ (پہلا فتحہ پر اور دوسرا سکون پر مبنی ہے)

تعریف اسم غیر متمکن

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو، جیسے:أَنْتَ اور اَلَّذِیْ.
مبنی اصل تین ہیں: (۱)فعل ماضی (۲)امر حاضر معروف (۳)تمام حروف

معربات

حسب ذیل چیزیں معرب ہیں:
(۱)فعل مضارع ، بشرطیکہ نون تاکید اور دونوں نون جمع مونث سے خالی ہوں، جیسے:یَضْرِبُ
(۲)اسم متمکن، بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو، جیسے:زَیْدٌ ، جَاءَنِیْ زَیْدٌ (میرے پاس زید آیا) میں

تعریف اسم متمکن واقسام

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو، جیسے: کِتَابٌ ، قَلَمٌ، حَامِدٌ
اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) ضمائر:

ضمیر سے مراد یہ ہے کہ اسم ظاہر کی جگہ پر بولیں، جیسے: أَنَا (میں، بجائے اپنا نام لینے کے کہتے ہیں)

کل ضمیریں ستر ہیں، اور ان کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے: (۱) ضمیر مرفوع (۲) ضمیر منصوب (۳) ضمیر مجرور۔ پھر مرفوع و منصوب کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل (۲) منفصل۔ مجرور کی ایک ہی قسم ہے: متصل۔

ستر میں سے چودہ مرفوع متصل، چودہ مرفوع منفصل، چودہ منصوب متصل، چودہ منصوب منفصل اور چودہ مجرور متصل ہیں۔

مرفوع سے مراد یہ ہے کہ حالت رفعی میں ہو، منصوب سے مراد یہ ہے کہ حالت نصبی میں ہو اور مجرور سے مراد یہ ہے کہ حالت جری میں ہو۔

متصل سے مراد یہ ہے کہ ملی ہوئی ہو، الگ کر کے نہ بول سکیں، جیسے: ضَرَبْتُ میں۔

منفصل سے مراد یہ ہے کہ الگ کر کے بول سکیں، جیسے: أَنْتَ اور هُوَ

مرفوع متصل: كَتَبْتُ ، كَتَبْنَا، كَتَبْتَ، كَتَبْتُمَا، كَتَبْتُمْ، كَتَبْتِ، كَتَبْتُمَا، كَتَبْتُنَّ، كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوْا، كَتَبَتْ، كَتَبَتَا، كَتَبْنَ.

مرفوع منفصل: أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ.

منصوب متصل: كَتَبَنِيْ ، كَتَبَنَا، كَتَبَكَ، كَتَبَكُمَا، كَتَبَكُمْ ، كَتَبَكِ، كَتَبَكُمَا، كَتَبَكُنَّ، كَتَبَهُ، كَتَبَهُمَا، كَتَبَهُمْ، كَتَبَهَا، كَتَبَهُمَا، كَتَبَهُنَّ .

منصوب منفصل: إِيَّايَ، إِيَّانَا، إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا،

إِيَّاكُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ .

مجرور متصل لِي، لَنَا، لَكَ ،لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ ،لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ .

نوٹ: استاد ہر ایک کا ترجمہ اور صیغہ زبانی بتادے۔

(۲) اسماء اشارات

اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے اس چیز کا تعین ہو جائے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو، جیسے: ذَاالـرَّجُلُ (وہ مرد) جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو "مشارالیہ" کہتے ہیں۔

اسمائے اشارات یہ ہیں:

۱...... ذَا: واحد مذکر کے لیے، (وہ مرد)

۲......ذَانِ ،ذَيْنِ: تثنیہ مذکر کے لیے (وہ دونوں مرد) "ذَانِ" حالت رفعی میں اور '' ذَيْنِ " حالت نصبی وجری میں۔

۳...... تَا، تِيْ، تِهِ، ذِهْ، ذِهِيْ، تِهِيْ: واحد مؤنث کے لیے (وہ ایک عورت)

۴...... تَانِ، تَيْنِ: تثنیہ مؤنث کے لیے (وہ دو عورتیں) " تَانِ" حالت رفعی میں اور "تَيْنِ" حالت نصبی وجری میں۔

۵...... أُولَاءِ : مد کے ساتھ (یعنی کھینچ کر پڑھا جائے) اور "أُولٰی" قصر کے ساتھ (یعنی بلا کھینچے ہوئے پڑھا جائے) یہ دونوں جمع مذکر اور جمع مونث کے لئے ہیں (وہ سب مرد یا وہ سب عورتیں)

فائدہ: اسماء اشارات کے شروع میں (ھـا) بھی بڑھاتے ہیں، اور اس طرح بولتے ہیں: هٰـذَا، هٰذَانِ ،هٰذِهٖ ،هَاتَانِ ، هَاتَيْنِ ،هٰؤُلَاءِ اور کبھی آخر میں "لام" حرف تبعید اور " كَ

"حرف خطاب (لَكَ) بڑھاتے ہیں، جیسے: ذَالِكَ (مذکر میں) تِلْكَ (مونث میں)

(نوٹ) استاد پوری طرح سے مشق، صیغوں اور معانی کا لحاظ رکھ کر کرادے۔

(۳) اسماء موصولہ

اسماء موصولہ درج ذیل ہیں:

۱......اَلَّذِیْ: (جو شخص، جس شخص) واحد مذکر کے لئے ہے۔

۲......اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ: (جن دو شخصوں) تثنیہ مذکر کے لئے ہیں۔ "اَلَّذَانِ" حالت رفعی میں اور "اَلَّذَیْنِ" حالت نصبی اور جری میں۔

۳......اَلَّذِیْنَ: (جن لوگوں) جمع مذکر کے لیے۔

۴......اَلَّتِیْ: (جو عورت) واحد مونث کے لیے ہے۔

۵......اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ: (جو دو عورتیں) تثنیہ مونث کے لیے۔ "اَللَّتَانِ" حالت رفعی میں اور "اَللَّتَیْنِ" حالت نصبی اور جری میں۔

۶......اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ: (جن عورتوں) جمع مونث کے لیے۔

۷......مَا، مَنْ: یہ دونوں اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ کے معنی میں آتے ہیں۔ "مَا" کا اکثر استعمال غیر عقل والے کے لیے، اور "مَنْ" کا استعمال عقل والے کے لیے ہوتا ہے۔

۸......أَیٌّ، أَیَّةٌ: أَیٌّ یہ اَلَّذِیْ کے معنی میں، اور أَیَّةٌ، یہ اَلَّتِیْ کے معنی میں ہے۔ أَیٌّ اور أَیَّة کی چار حالتیں ہیں: ایک حالت میں مبنی ہیں اور تین حالتوں میں معرب (جو نحو کی دوسری کتابوں میں معلوم ہوں گی)

۹......وہ الف اور لام جو معنی میں اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ کے ہوتا ہے (اسم فاعل اور اسم مفعول میں آتا ہے) جیسے: اَلضَّارِبُ یعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ (جس نے مارا) اَلْمَضْرُوب یعنی اَلَّذِی ضُرِبَ (جو مارا گیا) اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ، اَلْمَضْرُوبَةُ بمعنی اَلَّتِیْ

ضُرِبْتُ .

۱۰......ذُوْ: یہ قبیلہ بنی طئی کے نزدیک بمعنی اَلَّذِیْ کے ہے، جیسے: جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ یعنی جَاءَ نِیْ اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ (میرے پاس وہ شخص آیا جس نے تم کو مارا ہے)

(۴) اسماء افعال

وہ اسم جو معنی میں فعل کے ہوتے ہیں۔ اسماء افعال نو (۹) ہیں، اس میں سے چھ امر حاضر کے معنی میں ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱......رُوَیْدَ : بمعنی اَمْهِلْ (مہلت دو)

۲......بَلْهَ : بمعنی دَعْ (چھوڑ دو)

۳...... حَیَّهَلْ : بمعنی اِیْتِ (آؤ)

۴......هَلُمَّ : بمعنی اِیْتِ (آؤ)

۵......دُوْنَكَ : بمعنی خُذْ (پکڑو)

۶......عَلَیْكَ : بمعنی اَلْزِمْ (لازم کرلو)

اور تین فعل ماضی کے معنی میں آتے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱......شَتَّانَ : بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہوا)

۲......سَرْعَانَ : بمعنی سَرُعَ (جلدی کی)

۳...... هَیْهَاتَ : بمعنی بَعُدَ (دور ہوا)

(۵) اسماء اصوات

وہ اسماء جن کو درد یا خوشی یا تعجب کے وقت بولتے ہیں یا جن سے کسی جانور وغیرہ کی آواز کی حکایت کی جاتی ہو، جیسے: اُحْ اُحْ ، اُفْ (درد وغیرہ کے وقت نکلتا ہے) اور بَخٍّ (خوشی کے وقت) غَاقِ (کوے کی آواز کی نقل)

(۶) اسماء ظروف

وہ اسماء جن سے وقت یا جگہ معلوم ہو۔ جس سے وقت معلوم ہو وہ ''ظرف زمان'' ہے، جیسے: قَبْلُ ، بَعْدُ اور جس سے جگہ معلوم ہو وہ ''ظرف مکان'' ہے، جیسے: حَيْثُ (جہاں) قُدَّامُ (آگے) وغیرہ۔

(۷) اسماء کنایات

جیسے: کَمْ اور کَذَا، یہ عدد سے کنایہ ہوتا ہے یعنی کتنے اور کَيْتَ وَذَيْتَ (ایسا ویسا) گفتگو سے کنایہ ہوتا ہے۔

(۸) مرکب بنائی

اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ)

فصل

نکرہ اور معرفہ کی تعریف اور اقسام

اسم کی دو قسمیں ہیں: نکرہ اور معرفہ

نکرہ: وہ اسم ہے جو معین نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد) فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)

معرفہ: وہ اسم ہے جو معین ہو، جیسے: مَحْمُودٌ (خاص نام) عَلِيمٌ (خاص نام)

معرفہ کی سات قسمیں

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱...... مضمرات، جیسے: أَنَا، أَنْتَ، اور هُوَ

۲...... اعلام، جیسے: زَيْدٌ ، عَمْرٌو اور خَالِدٌ

۳.....اسماء اشارات، جیسے: ذَا، تَا اور ھٰؤُلَاءِ

۴.....اسماء موصولات، جیسے: اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ

۵.....معرفہ بہ ندا: یعنی حروف ندا میں سے کسی حرف سے معرفہ کیا جائے، جیسے: یَا رَجُلُ (اے خاص مرد)

۵.....معرفہ بالالف واللام: یعنی الف اور لام داخل کر کے معرفہ کیا ہو، جیسے: اَلرَّجُلُ (خاص مرد)

۷.....کسی اسم کی انہیں مذکورہ بالا اقسام کی طرف اضافت کی جائے، علاوہ منادی کے، جیسے کِتَابُهٗ (اس کی کتاب) کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب) کِتَابُ الَّذِیْ عِنْدِیْ غَائِبٌ (جو کتاب میرے پاس تھی گم ہوگئی ہے) کِتَابُ الرَّجُلِ (خاص شخص کی کتاب)

مذکر، مؤنث کی تعریف اور اقسام

اسم کی دو قسمیں اور ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ، قَلَمٌ

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو، جیسے: عَائِشَةُ، اِمْرَأَةٌ (عورت)

علاماتِ تانیث

علاماتِ تانیث چار ہیں:

(۱) آخر میں گول (ۃ) ہو، جیسے: عَائِشَةُ، طَلْحَةُ.

(۲) آخر میں الف مقصورہ ہو، یعنی وہ الف جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے یا یہ کہو کہ جس کے بعد ہمزہ نہ ہو، جیسے: حُبْلٰی

(۳) آخر میں الف ممدودہ ہو، یعنی وہ الف جو کھینچ کر پڑھا جائے یا یہ کہو کہ جس الف کے

بعد ہمزہ ہو، جیسے: حَمْرَآءُ

(۴) تائے مقدرہ یعنی وہ ''ت'' جو پوشیدہ ہو، جیسے: أَرْضٌ ، اصل میں أُرَيْضَةٌ تھا اس کو ''مؤنث سماعی'' کہتے ہیں۔

ایک مؤنث معنوی ہے، یعنی معنی میں مؤنث ہے لیکن لفظوں میں کوئی علامت تانیث نہیں ہوتی، جیسے: زَيْنَبُ (عورت کا نام ہے)

مؤنث کی اقسام

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) حقیقی

(۱) مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابل میں جاندار مذکر ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابل میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَةٌ (اونٹنی) کہ اس کے مقابل میں جَمَلٌ (اونٹ) ہے۔

(۲) مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابل میں جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: ظُلْمَةٌ (تاریکی) کہ اس کے مقابل میں کوئی جاندار نہیں ہے۔

فصل

واحد، تثنیہ اور جمع

اسم کی تین قسمیں اور ہیں: (۱) واحد (۲) مثنی (۳) مجموع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)

مثنی: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

مثنی بنانے کی طریقہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور بڑھا دیں، جیسے: قَلَمٌ سے قَلَمَانِ (حالت رفعی میں) قَلَمَيْنِ (حالت نصبی اور جری میں)

مجموع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد)

اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد میں تغیر (ردو بدل) کر دیں، خواہ لفظوں میں تغیر ہو، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ یا حکماً تغیر ہو، جیسے فُلْکٌ (کشتی) سے فُلْکٌ (کشتیاں) اگر فُلْکٌ کا وزن قُفْلٌ (تالا) کہا جائے تو واحد ہے اور اگر اُسُدٌ (بہت سے شیر) کہا جائے تو جمع ہے۔

فصل

جمع کی لفظ کے لحاظ سے اقسام

جمع کی لفظ کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں: (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے، اُلٹ پلٹ ہو جائے، جیسے: رِجَالٌ میں رَجُلٌ کا وزن باقی نہیں ہے، ثلاثی مجرد (سہ حرفی) کے اندر جمع تکسیر کے لیے کوئی خاص وزن نہیں ہے بلکہ عرب کے سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ رباعی (چار حرفی) اور خماسی (پانچ حرفی) میں فَعَلَلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ (نام مرد) سے جَعَافِرُ، اور جَحْمَرِشٌ (بہت بوڑھا آدمی) سے جَحَامِرُ.

فائدہ: خماسی کی جمع بناتے وقت پانچویں حرف کو گرا دیتے ہیں۔

جمع تصحیح: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے، جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ،

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر (۲) جمع مؤنث

جمع مذکر اور جمع مؤنث کی تعریف

جمع مذکر: وہ جمع ہے جس کے آخر میں ''واؤ'' ماقبل مضموم اور نون مفتوح (حالت رفعی

میں)ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ ، یا ''ی'' ماقبل مکسور اور نون مفتوح حالت نصبی اور جری میں)ہو، جیسے: مُسْلِمِیْنَ وغیرہ

جمع مؤنث: وہ جمع ہے جس کے آخر میں ''الف'' اور ''تا'' زائد ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ

فصل

جمع قلت و کثرت کی تعریف

جمع کی معنی کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے، اور بعض کے نزدیک دس بھی اس میں داخل ہے، اس کے چار وزن ہیں:

۱...... اَفْعُلٌ ، جیسے: أَكْلُبٌ (چند کتے) یہ كَلْبٌ کی جمع ہے۔

۲...... أَفْعَالٌ ، جیسے: أَقْوَالٌ (چند قول، باتیں) یہ قَوْلٌ کی جمع ہے (گفتگو، بات)

۳...... أَفْعِلَةٌ ، جیسے: أَطْعِمَةٌ، طَعَامٌ کی جمع ہے بمعنی کھانا۔

۴...... فِعْلَةٌ ، جیسے: غِلْمَةٌ (چند غلام) یہ غُلَامٌ کی جمع ہے۔

جمع قلت کے دو اور وزن ہیں، یعنی جب جمع تصحیح مذکر و مؤنث پر الف، لام نہ ہو، وہ بھی جمع قلت ہے، جیسے: مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ.

جمع کثرت: وہ جمع ہے جس کو دس اور دس سے زیادہ پر بولا جائے، بعض کے نزدیک دس اس سے خارج ہے، جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد) ان چھ اوزان کے علاوہ جو جمع قلت کے ہیں باقی سب جمع کثرت کے اوزان ہیں۔

فصل

اعراب کا بیان

اعراب دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) حرکتی: یعنی ضمہ (پیش) فتحہ (زبر) کسرہ (زیر)
(۲) حرفی: یعنی واؤ (ضمہ کی جگہ) الف (ضمہ اور فتحہ کی جگہ) یاء (فتح اور کسرہ کی جگہ)
(آگے تفصیل سے معلوم ہوگا)

اسم اور فعل کا اعراب

اسم پر پیش، زبر اور زیر ہوتا ہے اور فعل پر پیش، ضمہ اور جزم (سکون) ہوتا ہے۔
جب اسم پر پیش ہو تو اس کو مرفوع اور زبر ہو تو منصوب اور زیر ہو تو مجرور یا مکسور کہتے ہیں اور جب فعل پر پیش ہو تو مرفوع اور زبر ہو تو منصوب اور جزم ہو تو مجزوم کہتے ہیں۔

اقسام اعراب اسمِ متمکن

اسم متمکن کی اعراب کے اعتبار سے سولہ (۱۶) قسمیں ہیں:

(۱) مفرد منصرف صحیح، جیسے: زَیْدٌ اور خَالِدٌ۔ مفرد سے مراد یہ ہے کہ تثنیہ اور جمع نہ ہو۔ منصرف سے مراد یہ ہے کہ غیر منصرف نہ ہو (اس کا بیان آگے آئے گا) صحیح سے مراد یہ ہے کہ آخر میں حرف علت نہ ہو (یعنی واؤ، الف اور یاء)

(۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جیسے: دَلْوٌ. قائم مقام صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں واو یا یاء ہو اور اس سے پہلے ساکن ہو، جیسے: دَلْوٌ اور ظَبْیٌ.

(۳) جمع مکسر منصرف: وہ جمع جس میں واحد کا وزن باقی نہ ہو اور غیر منصرف نہ ہو، جیسے: رِجَالٌ.

مذکورہ بالا تین قسموں کا اعراب: حالتِ رفعی میں (یعنی جب اس پر عامل رافع ہو) ضمہ ہوگا اور حالتِ نصبی میں (جب اس پر عامل ناصب ہو) فتحہ ہوگا اور حالتِ جری میں (یعنی جب اس پر عامل جار ہو) کسرہ ہوگا۔

مثال: ہر ایک کی مثال ترتیب وار یہ ہے: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) (حالت رفعی میں) رَأَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو دیکھا) (حالت نصبی میں) ذَهَبْتُ مَعَ زَيْدٍ (میں زید کے ساتھ گیا) (حالت جری میں) هٰذَا دَلْوٌ (یہ ڈول ہے) صَنَعْتُ دَلْوًا (میں نے ڈول بنایا) فِي الدَّلْوِ (ڈول میں) هُمْ رِجَالٌ (وہ لوگ مرد ہیں) رَأَيْتُ رَجُلًا (میں نے مردوں کو دیکھا) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ (مردوں کے لیے حصہ ہے)

(۴) جمع مؤنث سالم: اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی، جری میں کسرہ ہوگا، جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ (وہ سب عورتیں مسلمان ہیں) رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ (میں نے بہت سی مسلمان عورتیں دیکھیں) لِلْمُسْلِمَاتِ (مسلمان عورتوں کے لیے)

(۵) غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو اسباب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پائے جائیں۔

منصرف: وہ اسم ہے جس میں ایسا نہ ہو۔

اسبابِ منع صرف

اسباب منع صرف نو ہیں:

۱......عدل، جیسے: عُمَرُ (جس کا وزن اصلی بدل گیا ہو، دوسرے وزن پر استعمال ہوتا ہو)

۲......وصف، جیسے: أَحْمَرُ (اصل میں صفت کے لیے استعمال کیا گیا ہو)

۳......تانیث، جیسے: عَائِشَةُ (جس میں علامتِ تانیث ہو یا مؤنث معنوی ہو)

۴......عجمہ، جیسے: إِبْرَاهِيمُ (غیر عربی لفظ ہو)

۵......معرفہ، جیسے: إِسْمَاعِيلُ (کسی خاص شخص کا نام ہو)

۶......جمع، جیسے: مَسَاجِدُ (جس کی پھر جمع تکسیر نہ بنائی جاسکے)

۷......ترکیب، جیسے: بَعْلَبَكَّ (دو اسموں کو ایک اسم بنا دیا گیا ہو اور دونوں کے درمیان سے کوئی حرف نہ گرایا گیا ہو)

۸......وزن فعل، جیسے: أَحْمَدُ (فعل کے وزن پر ہو)

۹......الف ونون زائدتان، جیسے: عِمْرَانُ (جس اسم کے آخر میں الف ونون زائدتان ہو)

ان کا اعراب یہ ہے کہ حالتِ رفعی میں ضمہ بلا تنوین ہو، اور حالتِ نصبی و جری میں فتحہ ہو، جیسے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، قَرَأْتُ مَعَ عُمَرَ.

فائدہ: غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

(۶) اسماء ستہ مکبرہ: (یعنی مصغر نہ ہو) مُوَحّدہ (یعنی تثنیہ اور جمع نہ ہوں) جب یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کی جگہ واؤ اور حالتِ نصبی میں فتحہ کی جگہ الف اور حالتِ جری میں کسرہ کی جگہ یاء کے ساتھ ہوگا، وہ چھ اسماء یہ ہیں: أَبٌ (باپ) أَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور، شوہر کا بھائی) هَنٌ (شرم گاہ) فَمٌ (منہ) ذُوْ (صاحب) جیسے: جَاءَ أَبُو زَيْدٍ، رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ، ذَهَبْتُ بِأَبِي زَيْدٍ.

فائدہ: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ اور هَنٌ اصل میں أَبَوٌ، أَخَوٌ، حَمَوٌ اور هَنَوٌ تھے، ان کے واؤ کو بلا کسی قاعدہ، کثرتِ استعمال کی وجہ سے گرادیا۔ یہ چاروں منقوص واوی ہیں۔ "فَمٌ" اصل میں "فَوْهٌ" تھا، "ہاء" کو گرا کر واؤ کو میم سے بدل دیا "فَمٌ" ہوگیا، یہ اجوف واوی ہے۔ "ذُو" اصل میں "ذُوُو" تھا، آخری واؤ کو گرادیا اور اس کا سکون پہلے کو دے دیا "ذُوْ" ہوگیا

، یہ لفیف مقرون ہے۔

" ذُو " بمعنی صاحب ، بلا اضافت نہیں بولا جاتا ہے ، بلکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوکر بولا جاتا ہے، جیسے: ذُوْ مَالٍ (مال والا) ذُوْ کتَابٍ (کتاب والا)

(۷) مثنیٰ ، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

(۸) کِلَا ، کِلْتَا : کلا ، تثنیہ مذکر کے لیے اور کلتا ، تثنیہ مؤنث کے لیے ہے، جب یہ دونوں ضمیر کی طرف مضاف ہوں، جیسے: کِلَاهُمَا ، کِلْتَا هُمَا

(۹) إِثْنَانِ اور إِثْنَتَانِ: اول تثنیہ مذکر کے لیے اور دوسرا تثنیہ مؤنث کے لیے ہے۔

ان سب کا اعراب ، حالتِ رفعی میں ضمہ کی جگہ الف اور حالتِ نصبی اور جری میں فتحہ اور کسرہ کی جگہ یاء ماقبل مفتوح ہوگا اور آخر میں نون مکسور ہوگا، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلَانِ ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ اور مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ. نون تثنیہ ہر حال میں مکسور ہوتا ہے (بقیہ مثالیں استاد مشق کرادے)

(۱۰) جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُوْنَ

(۱۱) أُولُو: یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے، جیسے: أُولُوْ مَالٍ (مال والا)

(۱۲) عِشْرُوْنَ (بیس) سے لے کر تِسْعُوْنَ (نوے) تک کی سب دہائیاں۔

ان سب کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کی جگہ واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں فتحہ اور کسرہ کی جگہ یاء ماقبل مکسور ہوتا ہے، جیسے: هُمْ مُسْلِمُوْنَ ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ ،نون جمع ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

(بقیہ مثالیں استاد مشق کرادے)

(۱۳) اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، جیسے: مُوْسیٰ .

(۱۴) جمع مذکر سالم کے علاوہ جو اسم یاء متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: غُلَامِیْ

ان دونوں کا اعراب ہر حالت میں تقدیری (پوشیدہ) ہوگا، یعنی ضمہ، حالت رفعی میں اور فتحہ، حالتِ نصبی میں اور کسرہ حالت جری میں لفظوں میں غیر ظاہر بلکہ پوشیدہ رہے گا، جیسے: کَتَبَ مُوسیٰ وَغُلَامِیْ ، رَأَیْتُ مُوسیٰ وَ غُلَامِیْ ، مَرَرْتُ بِمُوسیٰ وَ غُلَامِیْ .

(۱۵) اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، جیسے: قَاضِیْ ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ پوشیدہ ہوگا اور حالتِ نصبی میں فتحہ ظاہر ہوگا اور حالتِ جری میں کسرہ (پوشیدہ) ہوگا، جیسے: جَاءَ الْقَاضِیْ ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ .

(۱۶) جمع مذکر سالم جب یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: مُسْلِمِیَّ . اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کی جگہ واؤ پوشیدہ ہوگا، حالت نصبی اور جری میں فتحہ اور کسرہ کی جگہ یاء ظاہر ہوگا، جیسے: جَاءَنِیْ مُسْلِمِیَّ ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ .

فائدہ: جَاءَنِیْ مُسْلِمِیَّ میں "مُسْلِمِیَّ" اصل میں "مُسْلِمُوْنَیَ" تھا، نون اضافت کی وجہ سے پہلے ہی گر گیا (کیوں کہ تثنیہ اور جمع کا نون اضافت کی وجہ سے گر جاتا ہے) "مُسْلِمُوْیَ" رہ گیا، "مَرْمِیٌّ" کے قاعدے کی رو سے واؤ اور یاء ایک کلمے میں ایک جگہ جمع ہو گئے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں ادغام (ملانا) کر دیا اور میم کے ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا "مُسْلِمِیَّ" ہو گیا۔

فصل

اقسام اعراب مضارع

اعراب مضارع تین ہیں: رفع، نصب، جزم۔ فعل مضارع کی باعتبار وجوہ اعراب چار قسمیں ہیں:

۱.....فعل مضارع صحیح ہو، (معتل نہ ہو) تثنیہ مذکر ومؤنث حاضر یا تثنیہ مذکر ومؤنث غائب اور جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر مرفوع بارز سے خالی ہو (یہ کل پانچ صیغے ہیں) ان کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ، حالتِ نصبی میں فتحہ اور حالتِ جزم میں سکون ہوتا ہے، جیسے: هُوَ يَضرِبُ ، لَنْ يَّضرِبَ ، لَمْ يَضرِبْ .

۲.....مفرد معتل واوی یا یائی ہو، یعنی تثنیہ اور جمع مذکر اور معتل الفی نہ ہو، جیسے: يَغْزُوْ اور يَرْمِيْ ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی اور حالتِ جزم میں لام کلمہ (یعنی واو اور یاء) حذف ہوتا ہے، جیسے: هُوَ يَغْزُوْ وَ يَرْمِيْ ، لَنْ يَغْزُوَ وَلَنْ يَّرْمِيَ ، لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَرْمِ .

۳.....مفرد معتل الفی، جیسے: يَرْضىٰ وَ يَخْشىٰ ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جزم میں لام کلمہ حذف ہوتا ہے، جیسے: هُوَ يَرْضىٰ ، لَنْ يَّرْضىٰ ، لَمْ يَرْضَ .

فائدہ: معتل واوی یا یائی اور الفی سے مراد یہ ہے کہ لام کلمہ کی جگہ حرف علت (واو، الف یا یاء) نہ ہو۔

۴.....صحیح ہو یا معتل مگر مفرد نہ ہو، بلکہ تثنیہ کا صیغہ ہو یا جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر (یعنی جن صیغوں کے آخر میں نون آتا ہے) ان کا اعراب یہ ہے کہ حالتِ رفعی میں نون موجود رہے گا، جیسے: (تثنیہ میں) هُمَا يَضرِبَانِ وَ يَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَ يَرْضَيَانِ اور (واحد مؤنث حاضر میں) أَنْتِ تَضرِبِيْنَ وَ تَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ اور (جمع میں) هُمْ يَضرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَ يَرْضَوْنَ . حالتِ نصبی و جری میں نون گر جائے گا، جیسے: (تثنیہ میں) لَنْ يَّضرِبَا ، لَنْ يَّغْزُوَا ، لَنْ يَّرْمِيَا ، لَنْ يَّرْضَيَا ، لَمْ يَضرِبَا ، لَمْ يَغْزُوَا ، لَمْ يَرْمِيَا ، لَمْ يَرْضَيَا اور (جمع میں) لَنْ يَّضرِبُوْا ، لَنْ يَغْزُوْا ، لَنْ يَرْمُوْا ، لَنْ يَرْضَوْا، لَمْ

یَضْرِبُوْا، لَمْ یَرْمُوْا ،لَمْ یَغْزُوْا ،لَمْ یَرْضَوْا (واحد مؤنث حاضر میں) لَنْ تَضْرِبِیْ ،لَنْ تَغْزِيْ، لَنْ تَرْمِیْ ، لَنْ تَرْضَیْ ، لَمْ تَضْرِبِیْ ، لَمْ تَغْزِیْ ، لَمْ تَرْمِیْ ،لَمْ تَرْضَیْ .

فصل

اقسام عوامل لفظی ومعنوی

عوامل اعراب کی دوقسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) معنوی

لفظی: وہ عوامل ہیں جو لفظوں میں ظاہر ہوں، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ ہے۔

معنوی: وہ عوامل ہیں جو لفظوں میں ظاہر نہ ہوں، جیسے: یَضْرِبُ

پھر لفظی کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروف (۲) افعال (۳) اسماء۔

اقسام حروفِ عاملہ

حروفِ عاملہ دوقسم کے ہیں: (۱) جو اسم میں عمل کرتے ہیں (۲) جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔

جو حروف عاملہ اسم میں عمل کرتے ہیں، وہ پانچ قسم کے ہیں:

۱......حروفِ جر:

یہ حروف سترہ ہیں: بِ (ساتھ) مِنْ (سے) اِلیٰ (تک) حَتّٰی (یہاں تک) فِیْ (میں) لِ (لیے، کے لیے) رُبَّ (بہت سے یا بہت کم) واو (اور، قسم) تَ (قسم کے لیے) عَنْ (سے) حَاشَا (سوا، علاوہ) عَلیٰ (اوپر) کاف (تشبیہ، مثل) مُذْ (سے) مُنْذُ (سے) خَلَا (علاوہ) عَدَا (علاوہ) یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور آخر کو زیر (کسرہ) دیتے ہیں، جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ ، اَلْمَالُ لِزَیْدٍ ، عَلَی السَّطْحِ ، مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۲......حروف مشبہ بالفعل:

یہ حروف چھ ہیں: إِنَّ ، أَنَّ (بے شک) كَأَنَّ (گویا کہ) لٰكِنَّ (لیکن) لَيْتَ (کاش کہ) لَعَلَّ (امید ہے) یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مسند الیہ کو نصب دے کر اپنا اسم اور مسند کو رفع دے کر اپنی خبر بناتے ہیں، جیسے: إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) اس مثال میں زید، إنَّ کا اسم ہے اور قائم، إِنَّ کی خبر ہے۔

۳......ما اور لا جو لیس کے مشابہ ہو (عمل اور معنی نفی میں):

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مسند الیہ کو رفع دے کر اپنا اسم اور مسند کو نصب دے کر اپنی خبر بناتے ہیں، جیسے: مَازَيْدٌ قَائِماً (زید کھڑا نہیں ہے) زَيْدٌ، مَا کا اسم اور قَائِماً اس کی خبر ہے۔

۴......لاء نفی جنس:

وہ ''لا'' جو اسم جنس کی نفی کرتا ہے، اس کا اعراب یہ ہے:

(۱) جب اس کا اسم مضاف ہو تو منصوب ہوگا اور خبر مرفوع، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ قَائِمٌ (کسی شخص کا کوئی غلام کھڑا نہیں ہے)

(۲) اس کا اسم نکرہ مفردہ ہو اور مضاف نہ ہو تو علامت، فتحہ پر مبنی ہوگا، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی شخص نہیں ہے)۔

(۳) اگر ''لا'' کے بعد اسم معرفہ ہو تو ''لا'' کو دوسرے اسم معرفہ کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہے، ایسی صورت میں ''لا'' کچھ عمل نہ کرے گا اور اسم معرفہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ زید ہے نہ عمر)

(۴) اگر ''لا'' کے بعد نکرہ مفردہ (مضاف نہ ہو) ''لا'' کے ساتھ مکرر ہو تو پانچ صورت سے

پڑھنا جائز ہے:

۱......دونوں نکرہ کو فتحہ پر مبنی پڑھنا، جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

۲......دونوں نکرہ کو رفع پڑھنا، جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ

۳......اول نکرہ کو فتحہ پر مبنی پڑھنا اور دوسرے کو رفع پڑھنا، جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ

۴......اول نکرہ کو رفع اور دوسرے کو فتح پر مبنی پڑھنا، جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۵......اول نکرہ کو فتحہ پر مبنی اور دوسرے کو نصب پڑھنا، جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ

۵......حروفِ ندا:

وہ حروف جن کے ذریعہ کسی کو پکاریں، جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰهِ (اے اللہ کے بندے) یہ حروف پانچ ہیں: یَا ، أَیَا ، هَیَا ، أَیْ اور ہمزہ مفتوحہ (أ)

یہ حروف جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اس کو "منادیٰ" کہتے ہیں، یعنی وہ اسم جس کو پکارا گیا ہو۔ منادیٰ اگر مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوگا، جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰهِ ، یَا طَالِعاً جَبَلاً ، یا اندھے کا یہ کہنا: یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ.

اگر منادیٰ مضاف وغیرہ نہ ہو، معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا، جیسے: یَا زَیْدُ ، یَا رَجُلَانِ ، یَا مُسْلِمُوْنَ ، یَا مُوْسیٰ ، یَا قَاضِیْ .ان حروف میں سے "ھمزہ اور أَیْ" قریب کے لیے اور "أیا اور ھیا" دور کے لیے اور "یا" دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مضارع میں عمل کرنے والے حروف

وہ حروف جو مضارع میں عمل کرتے ہیں، دو قسم کے ہیں:

اول: وہ حروف جو مضارع کو پانچ جگہ نصب دیتے ہیں اور سات جگہ سے نون اعرابی کو

گرا دیتے ہیں (جس کا بیان علم صرف میں پڑھ چکے ہو) وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱...... أَنْ ،جیسے:اُرِیدُ أَنْ أُصَلِّیَ (میرا ارادہ نماز پڑھنے کا ہے)،"أَنْ"فعل مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے،اسی وجہ سے اس کو " أَنْ مصدریہ "کہتے ہیں، "أُرِیْدُ أَنْ أُصَلِّیَ "کے معنی "أُرِیْدُ صَلَاتِی "کے ہیں۔

۲...... لَنْ ،جیسے: لَنْ تُصَلِّیَ (تم ہرگز نماز نہیں پڑھوگے) یہ فعل مستقبل کو نفی تاکید کے معنی میں کر دیتا ہے۔

۳...... کَیْ ،جیسے: أَسْلَمْتُ کَیْ ؛ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام اس لیے لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

۴...... إِذَنْ: کسی نے کہا: أَنَا آتِیْكَ غَداً (میں کل تمہارے پاس آؤں گا) اس کے جواب میں یہ کہا گیا: إِذَنْ أُکْرِمَكَ (اس وقت میں تمہاری عزت کروں گا)

" أَنْ " چھ حروف کے بعد پوشیدہ ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، وہ چھ حروف یہ ہیں:

۱...... حَتّٰی کے بعد، جیسے: ذَهَبْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْمَدْرَسَةَ . (میں اس لیے گیا کہ مدرسے میں داخل ہو جاؤں)

۲...... لام جحد کے بعد، یعنی وہ لام جو''کان''منفی کی خبر پر آتا ہے اور نفی کی تاکید کرتا ہے، جیسے: ﴿مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ﴾ (اللہ کے لیے نہیں ہے کہ ان کو عذاب دے)

۳...... اس " أَوْ " کے بعد جو " إِلَّا أَنْ " یا" إِلٰی أَنْ " کے معنی میں ہو، جیسے: لَأَلْزِمَنَّكَ ، أَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں تمہارا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا حق نہ دے دوگے)

۴...... واوُ الصرف کے بعد (منع کرنے والا واوَ) یعنی وہ واوَ جو معطوف علیہ سے پہلے لفظ

کو معطوف پر آنے سے روکے، جیسے: لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (ایسی عادتوں سے نہ روکو جس کو تم خود کرتے ہو) اب اگر اس کی جگہ "تأتی" کے پہلے "لا" کو لوٹا دیں تو معنی خراب ہو جاتے ہیں۔

۵......لامِ کَیْ، یعنی وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو، جیسے: أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام اس لیے لایا تا کہ جنت میں داخل ہوں)

۶......اس "فا" کے بعد جو ان چھ چیزوں کے جواب میں ہو، یعنی: امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، اور عرض۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆......امر، جیسے: زُرْنِيْ؛ فَأُكْرِمَكَ (میری زیارت کرو تو میں تمہاری عزت کروں گا)

☆......نہی، جیسے: لَا تَشْتِمْنِيْ؛ فَأُهِيْنَكَ (مجھے گالی نہ دو، ورنہ میں تمہاری بے عزتی کروں گا)

☆......نفی، جیسے: مَا تَأْتِيْنَا؛ فَتُحَدِّثَنَا (ہمارے پاس نہیں آتے کہ ہم سے باتیں کرو)

☆......استفہام، جیسے: أَيْنَ بَيْتُكَ؛ فَأَجِيْئَكَ. (تمہارا گھر کہاں ہے کہ میں تمہارے پاس آؤں)

☆......تمنی، جیسے: لَيْتَ لِيْ مَالًا؛ فَأُنْفِقَ مِنْهُ! (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا)

☆......عرض، جیسے: أَلَا تَقْرَأُ؛ فَأُعْطِيَكَ سَاعَةً (تم کیوں نہیں پڑھتے کہ میں تم کو ایک گھڑی دوں)

دوم: حروفِ جازمہ جو فعل مضارع کے آخر میں پانچ صیغوں کو ساکن کر دیتے ہیں اور

سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرادیتے ہیں (جیسا کہ تم علم صرف میں پڑھ چکے ہو)

حروف جازمہ پانچ ہیں

۱...... لَم، جیسے : لَمْ يَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی)

۲...... لَمَّا، جیسے: لَمَّا يَنْصُرْ (اس نے اب تک مدد نہیں کی)

۳...... لام امر، جیسے: لِيَنْصُرْ (اس کو مدد کرنی چاہیے)

۴...... لاء نہی، جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مارو)

۵...... اِن شرطیہ، جیسے: اِنْ تَقْرَأْ أَقْرَأْ (اگر تم پڑھو گے تو میں بھی پڑھوں گا)

اِن شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، اول کو ''شرط'' اور دوسرے کو ''جزا'' کہتے ہیں۔ ''اِنْ'' مستقبل کے معنی بتاتا ہے، چاہے ماضی پر کیوں نہ داخل ہو، جیسے : اِنْ نَصَرْتَ نَصَرْتُ (اگر تم مدد کرو گے تو میں بھی مدد کروں گا) البتہ جب ماضی پر داخل ہوگا تو جزم (سکون) لفظوں میں نہ ہوگا بلکہ پوشیدہ رہے گا، کیونکہ ماضی مبنی ہے، معرب نہیں ہے۔

جس وقت جزاء جملہ اسمیہ ہو یا امر، نہی اور دعا ہو تو جزا پر ''فاء'' کالانا ضروری ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: اِنْ تَقْرَأْ، فَأَنْتَ مُكْرَمٌ (اگر تم پڑھو گے تو تمہاری عزت ہوگی) امر کی مثال، جیسے: اِنْ رَأَيْتَ زَيْداً ،فَأَكْرِمْهُ (اگر زید کو دیکھو تو اس کا اکرام کرنا) نہی کی مثال: اِنْ يَقْرَأْ خَالِدٌ، فَلَا تَضْرِبْهُ (اگر خالد پڑھے تو اس کو مت مارنا) دعاء کی مثال: اِنْ أَعْطَيْتَنِي قَلَماً ،فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً (اگر مجھ کو قلم دے دو گے تو اللہ تم کو اچھا بدلہ دے گا)

افعال عاملہ

افعال عمل کرنے کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں: (۱) معروف (۲) مجہول

معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: كَتَبَ حَامِدٌ (حامد نے لکھا)

مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ حَامِدٌ (حامد مارا گیا)

اقسام فعل

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) لازم (۲) متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جس میں فاعل پر کام تمام ہو جائے، مفعول کی ضرورت نہ ہو، جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جس میں فاعل پر کام تمام نہ ہو، مفعول کی ضرورت باقی رہے، جیسے: قَرَأَ زَیْدٌ (زید نے پڑھا) معلوم نہیں کیا پڑھا۔ اب جب ''کِتَاباً'' بڑھا دیا تو معلوم ہوا کہ کتاب پڑھی۔

فاعل: کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور مفعول جس پر کام تمام ہو۔

فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے، وہ چھ اسم یہ ہیں: (۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفول لہ (۴) مفعول معہ (۵) حال (۶) تمیز۔ فعل متعدی ان کے علاوہ ایک اور اسم کو نصب دیتا ہے وہ مفعول بہ ہے فعل لازم کے لیے مفعول بہ نہیں ہوتا۔

فاعل: وہ اسم ہے جس کے پہلے ایک فعل ہو یا شبہ فعل ہو، اور اس کی اسناد اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ فعل اس اسم سے صادر ہوا ہو، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ یا اس کے ساتھ قائم ہو، جیسے: مَاتَ زَیْدٌ (زید مر گیا)

مفاعل خمسہ

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو اپنے ہم معنیٰ فعل کے بعد واقع ہو، جیسے: "ضَرْباً"

ضَرَبْتُ ضَرْباً میں۔

مفعول فیہ: وہ اسم ہے کہ اس کے پہلے کا فعل اس میں واقع ہوا ہو، اس کو ''ظرف'' بھی کہتے ہیں۔ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان: جو وقت بتائے، جیسے: صُمْتُ یَوْمَ الْخَمِیْسِ (میں نے جمعرات کو روزہ رکھا)

ظرف مکان: جو جگہ بتائے، جیسے: قُمْتُ اَمَامَكَ (میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں)

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو اس واؤ کے بعد واقع ہو، جو معنی میں مَعَ (ساتھ) کے ہو، جیسے: ضَرَبْتُكَ وَزَیْداً (میں نے تم کو اور زید دونوں کو مارا) "وزیداً" "مَعَ زَیْدٍ" کے معنی میں ہے۔

مفعول لہ: وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل واقع ہوا ہو، جیسے: ضَرَبْتُكَ تَأْدِیْباً (میں تم کو ادب سکھانے کی وجہ سے مارا)

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بتائے، جیسے: قَرَأَ رَشِیْدٌ قَائِماً (رشید نے کھڑے ہو کر پڑھا) اس جگہ فاعل کی حالت بتائی ہے۔اور جیسے: ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوْداً (میں نے زید کو اس حالت میں مارا جب کہ وہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مفعول کی حالت بتائی ہے۔اور جیسے: لَقِیْتُ خَالِداً قَائِمَیْنِ (میں نے خالد سے اس حالت میں ملاقات کی کہ ہم دونوں کھڑے تھے) اس جگہ فاعل اور مفعول دونوں کی حالت بیان کی ہے۔

جس کی حالت بیان کی گئی ہو اس کو ''ذوالحال'' کہتے ہیں۔ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے، لیکن اس وقت حال کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے، جیسے: جَاءَنِیْ رَاکِباً رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)

حال جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے: رَأَیْتُ الْأَمِیرَ وَھُوَ رَاکِبٌ (میں نے سردار کو اس وقت دیکھا جب وہ سوار تھا)

تمییز: وہ اسم ہے، جو عدد (گنتی) کے ابہام کو دور کرے، جیسے: عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْھَماً (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) اگر درہم نہ کہا جاتا تو معلوم نہیں ہوتا کہ گیارہ کیا ہیں؟ درہم نے اس ابہام کو دور کر دیا، اس لیے وہ تمییز ہے۔ یا وزن کے ابہام کو دور کرے، جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتاً (میرے پاس ایک رطل تیل ہے) (رطل ایک وزن ہے جو آدھے من کا ہوتا ہے، اور ایک من ۶۳ پیسے اور ایک ماشہ کا ہوتا ہے)۔ یا کیل (پیمانہ) کے ابہام کو دور کرے، جیسے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرّاً (میرے پس دو قفیز گیہوں ہیں) (ایک قفیز تخمیناً ۲۸ر سیر لکھنؤ کے تول سے ہوتا ہے) یا مساحت (ناپ) کے ابہام کو دور کرے، جیسے: مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً (آسمان میں ہتھیلی برابر بھی ابر نہیں ہے) ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ تمییز وہ اسم نکرہ ہے جو اپنے پہلے کے ابہام کو دور کرے۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: ضَرَبَ عَمْرٌو زَیْداً (عمرو نے زید کو مارا)

فصل

اقسام فاعل

فاعل دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) مظہر (۲) مضمر

مظہر: وہ ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے: کَتَبَ حَامِدٌ (حامد نے لکھا)

مضمر: وہ ہے جو ظاہر نہ ہو، جیسے: ضَرَبْتُ (میں نے مارا)

مضمر کی دو قسمیں ہیں: (۱) بارز (۲) مستتر

بارز: وہ ضمیر ہے جو ظاہر ہو، جیسے: "ضَرَبْتُ" میں "ت" ہے۔

مستتر: وہ ضمیر ہے جو ظاہر نہ ہو، جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ، اس جگہ ضَرَبَ کے بعد "ھو" ضمیر پوشیدہ ہے، جو ضَرَبَ کا فاعل ہے۔

جس وقت فاعل مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے، جیسے: قَامَتْ ھِنْدٌ (ہندہ کھڑی ہوئی) اور جیسے: ھِنْدٌ قَامَتْ یعنی قَامَتْ ھِیَ۔ اور اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو اور ظاہر ہو، یا جمع تکسیر ہو اور ظاہر ہو، تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ (سورج نکلا) یا قَامَ الرِّجَالُ (مرد کھڑے ہوئے) اس کو "طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَقَامَتِ الرِّجَالُ" بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور جس وقت یہ دونوں ظاہر نہ ہوں تو فعل مؤنث استعمال ہوگا، جیسے: اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ، اَلرِّجَالُ قَامَتْ، البتہ آخری مثال کو اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں: اَلرِّجَالُ قَامُوْا.

جس وقت فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا، چاہے فاعل واحد ہو یا مثنی یا جمع، جیسے: قَالَ الرَّجُلُ (مرد نے کہا) قَالَ الرَّجُلَانِ (دو مردوں نے کہا) قَالَ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا) اور اگر فاعل ضمیر ہو، یعنی اسم ظاہر نہ ہو، تو جیسی ضمیر ہوگی ویسا ہی فعل آئے گا۔ واحد کے لیے واحد، جیسے: زَیْدٌ قَالَ اور تثنیہ کے لیے تثنیہ، جیسے: اَلرَّجُلَانِ قَالَا اور جمع کے لیے جمع، جیسے: اَلرِّجَالُ قَالُوْا .

فعل مجہول:

فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع (ضمہ) دیتا ہے اور بقیہ منصوبات کو نصب دیتا ہے، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِیْرِ ضَرْباً شَدِیْداً مَشْدُوْداً فِیْ

الدَّارِ وَالْخَشَبَةِ تَادِیباً (زید جمعہ کے دن سردار کے سامنے بندھا ہوا گھر کے اندر لکڑی سے ادب کی وجہ سے سخت مارا گیا) زیـــد مفعول بہ تھا، اس کو رفع دے دیا، اب نائب فاعل کہا جائے گا، یَوْمَ الْجُمُعَةِ ظرف زمان ہے، اور أَمَامَ الاَمِیْرِ ظرف مکان ہے .ضَرْباً مفعول مطلق ہے، تَادِیباً مفعول لہ ہے، وَالْخَشَبَةِ مفعول معہ ہے۔

فعل مجہول کا دوسرا نام "فعل مالم یسم فاعلہ" ہے، یعنی وہ فعل جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو اور اس کے مرفوع کو "مفعول مالم یسم فاعلہ" کہا جاتا ہے، یعنی وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو۔

فصل

اقسام فعل متعدی

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:

۱...... جو صرف ایک مفعول چاہے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً (زید نے عمرو کو مارا)

۲...... جو دو مفعول کو چاہے، جیسے اَعْطیٰ، اس مثال میں: اَعْطَیْتُ زَیْداً قَلَماً (میں نے زید کو ایک قلم دیا) اس فعل میں ایک مفعول کو گرا سکتے ہیں اور اَعْطَیْتُ زَیْداً بھی بول سکتے ہیں۔

۳...... وہ فعل متعدی جو دو مفعول چاہتا ہے اور کسی مفعول کو گرا نہیں سکتے، وہ یہ ہیں: عَلِمْتُ (میں نے جانا) ظَنَنْتُ (میں نے گمان کیا) حَسِبْتُ (میں نے خیال کیا) اور وَجَدْتُّ (میں نے پایا) زَعَمْتُ (میں نے خیال کیا) رَأَیْتُ (میں نے دیکھا) خِلْتُ (میں نے خیال کیا) ان افعال کو "یقین وشک" بھی کہتے ہیں اور "افعال قلوب" بھی کہتے ہیں۔

عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُّ، یقین کے لیے ہیں اور ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ

،شک کے لیے ہیں اور زَعَمتُ دونوں جگہ بول سکتے ہیں، جیسے: عَلِمتُ زَیْداً فَاضِلاً.

۴......وہ فعل متعدی جو تین مفعول چاہے، وہ یہ ہیں: أَعْلَمَ (بتایا) أَرىٰ (دکھایا) أَنْبَأَ (خبر دیا) أَخْبَرَ (خبر دیا) خَبَّرَ (بیان کیا) نَبَّأَ (بیان کیا) اور حَدَّثَ (بیان کیا)، جیسے: أَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْداً عَمْرًوا فَاضِلاً (اللہ تعالیٰ نے زید کو بتایا کہ عمرو فاضل ہے)

فصل

افعال ناقصہ

یہ افعال سترہ ہیں:

كَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ، بَاتَ ،اَصْبَحَ ، اَضْحىٰ ، اَمْسىٰ ، عَادَ، آضَ ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَابَرِحَ ، مَافَتِیَٔ ، مَادَامَ ، لَيْسَ.

چونکہ یہ افعال صرف فاعل پر تمام نہیں ہوتے ، بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں، اس لیے ان کو ''افعال ناقصہ'' کہا جاتا ہے۔ان کا عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں۔جن کو رفع دیتے ہیں ان کو اسم کہا جاتا ہے اور جس کو نصب دیتے ہیں اس کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: كَانَ خَالِدٌ قَارِئاً (خالد پڑھا ہوا ہے) (بقیہ مثالوں کا اندازہ اسی پر لگالو)

ان میں سے بعض کبھی صرف فاعل پر تمام ہو جاتے ہیں، اس وقت یہ ''تامہ'' کہے جاتے ہیں ،جیسے: كَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) صَارَ فَقِيْرٌ (غریب ہوگیا) اس وقت كَانَ اور صَارَ ، ثَبَتَ اور حَصَلَ کے معنی میں ہے، كَانَ کبھی زائد بھی ہوتا ہے۔

افعال مقاربہ

چونکہ یہ افعال خبر کے حصول کو اسم کے قرب پر دلالت کرتے ہیں، اس لیے ان کو ''افعال مقاربہ'' کہتے ہیں۔ افعال مقاربہ چار ہیں: عَسیٰ ، کَادَ ، کَرَبَ ، أَوْشَكَ.
جملہ اسمیہ پر یہ افعال داخل ہوتے ہیں، مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں، جیسے: کَانَ وغیرہ ہیں۔ ان کے مرفوع کو ان کا اسم اور منصوب کو ان کی خبر کہتے ہیں، البتہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے، خواہ اس پر ''أن'' ناصبہ ہو یا نہ ہو، یعنی کبھی ''أن'' فعل مضارع پر ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے، جیسے: عَسیٰ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ ، اور عَسیٰ زَیْدٌ یَّخْرُجُ ، کبھی فعل مضارع ''أن'' کے ساتھ عَسیٰ کا فاعل ہوتا ہے، جیسے: عَسیٰ أَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ، میں أَنْ یَخْرُجَ ، عَسیٰ کا فاعل ہے اور زَیْدٌ ،یَخْرُجُ کا فاعل ہے، اس وقت یہ افعال تامہ ہوتے ہیں۔

افعال مدح وذم

وہ افعال جس سے اچھائی یا برائی کا اظہار کیا جائے، یہ چار ہیں: نِعْمَ ، حَبَّذَا ، بِئْسَ اور سَاءَ.

نِعْمَ اور حَبَّذَا تعریف کرنے کے لیے اور بِئْسَ اور سَاءَ برائی بتانے کے لیے ہیں۔ ان کے بعد جو اسم ہوتا ہے وہ مرفوع ہوتا ہے اور ان کا فاعل کہا جاتا ہے اور فاعل کے بعد جو اسم ہوتا ہے اس کو ''مخصوص بالمدح'' یا ''مخصوص بالذم'' کہتے ہیں۔

حَبَّذَا کے علاوہ بقیہ تینوں افعال کے فاعل کے لیے یہ شرطیں ہیں:

☆......اس پر الف لام تعریف کا ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کیا ہی اچھا شخص ہے)

☆......یا ایسے اسم کی طرف مضاف ہو، جس پر الف ولام تعریف کا ہو، جیسے: نِعْمَ

صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ .

☆......یا ضمیر پوشیدہ ہو اور اس کی تمیز نکرہ منصوب ہو، جیسے: نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ ، اس میں هُوَ فاعل ہے اور رَجُلاً اسی هُوَ کی تمیز ہے، ان تینوں مثالوں میں "زَيْدٌ" "مخصوص بالمدح" ہے۔

یہی حال " بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ" اور " سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ"کا ہے، ان دونوں مثالوں میں "زید" "مخصوص بالذم" ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ زید بہت ہی بُرا شخص ہے اور حَبَّذَا زَيْدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے، ذَا اس کا فاعل ہے اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

افعال تعجب

وہ افعال جن سے تعجب اور حیرت کا اظہار کیا جائے، اس کے دو وزن ہیں: (۱) مَا أَفْعَلَه (۲) أَفْعِلْ بِهٖ.

ثلاثی مجرد کے ہر اس مصدر سے جس کے معنیٰ رنگ یا عیب کے نہ ہو، افعال تعجب بنانا جائز ہے۔

۱......مَا أَفْعَلَهٗ ، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْداً (زید کتنا ہی اچھا ہے) یہ بمعنیٰ "أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْداً" کے ہیں، یعنی زید کو کس چیز نے اچھا کیا۔ أَيُّ شَيْءٍ مبتدا ہے، أَحْسَنَ میں هُوَ فاعل پوشیدہ ہے، زیدا، أحسن کا مفعول بہ ہے اور کل مل کر أَيُّ شَيْءٍ کی خبر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ "مَا" أَيُّ شَيْءٍ کے معنی میں ہے اور اس کے بعد جو فعل ہے اس کا فاعل پوشیدہ رہتا ہے، اس فعل کے بعد جو اسم ہوگا، وہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

۲...... اَفْعِلْ بِهٖ ، جیسے: اَحْسِنْ بِزَيْدٍ "أَحْسِنْ" امر کا صیغہ ہے مگر ماضی کے معنی میں ہے، یعنی اَحْسَنَ ، اور زَيْدٍ پر جو "ب" ہے وہ زائد ہے، معنی یہ ہوئے: صَارَ

زَيْدٌ ذَا حُسْنٍ (یعنی زید اچھائی والا ہوا)

اسماء عاملہ

اسماء عاملہ گیارہ ہیں:

(۱) اسماء شرطیہ

یہ نو ہیں: مَنْ، مَا، أَيْنَ، مَتىٰ، أَيٌّ، أَنّىٰ، إِذْمَا، حَيْثُمَا، مَهْمَا.

یہ اسماء جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو جزم دیتے ہیں، جیسے: مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ. (اسی طرح اوروں کی مثالیں بنالو)

اُن کے بعد دو فعل ہوتے ہیں، اگر دونوں مضارع ہوں تو دونوں کو ساکن کرتا ہے اور اگر ماضی ہوں تو لفظوں میں کوئی عمل نہ کریں گے، البتہ ماضی کو مضارع کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ پہلے کو "شرط"، دوسرے کو "جزا" کہتے ہیں۔

(۲) اسماء افعال

ان کی دو قسمیں ہیں: (۱) امر حاضر کے معنی میں (۲) ماضی کے معنی میں۔ ان میں سے چھ امر حاضر کے معنی میں ہیں، وہ یہ ہیں: رُوَيْدَ، بَلْهَ، حَيَّهَلْ، عَلَيْكَ، دُوْنَكَ، اور هَا۔ ان کے بعد جو اسم ہوگا وہ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا، جیسے: عَلَيْكَ زَيْدًا (زید کو لازم پکڑ) رُوَيْدَ عَمْرًوا (عمرو کو مہلت دو)

تین ماضی کے معنی میں ہیں، وہ یہ ہیں: هَيْهَاتَ، شَتَّانَ اور سَرْعَانَ۔ ان کے بعد جو اسم ہوتا ہے وہ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا) (ان کا بیان اور سب کے معنی اسم غیر متمکن کی بحث میں پڑھ چکے ہو)

(۳) اسم فاعل

جب حال یا مستقبل کے معنی ہو تو فعل معروف کا عمل کرتا ہے، لیکن اس کے لئے

شرط یہ ہے کہ اس کے پہلے مبتدا ہو، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوْہُ (زید کہ اس کا باپ کھڑا ہے) یا موصوف ہو، جیسے: رَأَیْتُ رَجُلاً ضَارِباً أَبُوْہُ بَکْراً (میں نے ایسے شخص کو دیکھا، جس کا باپ بکر کو مارے گا) یا موصول ہو، جیسے: جَاءَ نِی الْقَائِمُ أَبُوْہُ (میرے پاس وہ شخص آیا ، جس کا باپ کھڑا ہے) یا ذوالحال ہو، جیسے: جَاءَ نِی زَیْدٌ رَاکِباً غُلَامُہٗ فَرَساً (میرے پاس زید آیا جس کا غلام گھوڑے پر سوار ہے) یا ہمزہ استفہام ہو، جیسے: أَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْراً (کیا زید عمر کو مارتا ہے) یا حرف نفی ہو، جیسے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (زید نہیں کھڑا ہے) ان سب مثالوں میں قَامَ اور ضَرَبَ کا عمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کر رہے ہیں۔

(۴) اسم مفعول

جب حال یا مستقبل کے معنی میں ہوگا تو فعل مجہول کا عمل کرے گا، مگر اس کے لیے بھی عمل کرنے کے واسطے وہی شرطیں ہیں جو اسم فاعل کے لیے بیان کی گئی ہیں، جیسے: زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْہُ (زید کہ اس کا باپ مارا گیا) (اور مثالوں کو اسی طرح بنالو) اس مثال میں جو عمل ضُرِبَ کرے گا وہی مَضْرُوْبٌ کر رہا ہے۔

(۵) صفت مشبہ

یہ فعل لازم کا عمل کرتی ہے۔ اس کے لیے بھی یہ شرط ہے کہ اس کے پہلے مبتدا، موصوف، موصول، ذوالحال، ہمزہ استفہام اور حرف نفی ہو، جیسے: زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کہ اس کا غلام خوبصورت ہے) اس جگہ جو عمل حَسُنَ کرے گا وہی حَسَنٌ کر رہا ہے۔

(۶) اسم تفضیل

اسم تفضیل کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

ا...... الف اور لام سے، جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدُ نِ الْأَفْضَلُ (میرے پاس زید آیا جو سب سے

افضل و بہتر ہے)

۲......مِنْ سے، جیسے: زَیْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے)

۳......اضافت سے، جیسے: زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید تمام قوم والوں سے بہتر ہے)

فائدہ: اسم تفضیل کا فاعل ہمیشہ ضمیر پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسم ظاہر اس کا فاعل نہیں ہوتا ہے۔

(۷) مصدر:

یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو، اگر فعل لازم کا مصدر ہے تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: أَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا) زَیْدٌ ، قِیَامٌ کا اصل میں فاعل ہے مگر اس کی طرف اضافت کر دی ہے اس وجہ سے مجرور ہے اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع دینے کے علاوہ مفعول کو نصب بھی دیتا ہے، جیسے: أَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرواً (زید کے عمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا) عَمْرواً یہ ضَرْبُ کا مفعول ہے۔

(۸) اسم مضاف

اسمِ مضاف، مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ ہے، لامِ جر پوشیدہ ہے۔

(۹) اسمِ تام

اسمِ تام ان چیزوں سے ہوتا ہے:

(۱) اسم کے آخر میں تنوین ہو، جیسے: مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً. (۲) تنوین پوشیدہ ہو، جیسے: عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً اصل میں أَحَدٌ وَّعَشَرٌ ہے. (۳) آخر میں نون تثنیہ ہو، جیسے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (۴) آخر میں نون جمع ہو، جیسے

:﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴾ (کیا تمہیں وہ لوگ بتاؤں جو عمل کے اعتبار سے نقصان میں ہیں؟) (۵) مشابہ نونِ جمع ہو، جیسے: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا (۶) اضافت ہو، جیسے: عِنْدِیْ مَلْؤُهُ عَسَلًا (میرے پاس وہ برتن ہے جو شہد سے بھرا ہوا ہے)

(۱۰) اسماء کنایات از عدد

وہ اسماء جن سے گنتی و تعداد معلوم کی جائے، وہ دو ہیں: (۱) کَمْ (۲) کَذَا.

کَمْ کی دو قسمیں ہیں: (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

''کم استفہامیہ'' تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ ؟ (تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں؟)

''کم خبریہ'' تمیز کو زیر دیتا ہے، جیسے: کَمْ دَارٍ بَنَيْتُ (میں نے کتنے گھر بنا ڈالے) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر '' مِن ''حرف جار بھی آتا ہے، جیسے: کَمْ مِنْ مَالٍ أَنْفَقْتُ (میں نے بہت سے مال خرچ کر ڈالے)

''کَذَا'' بھی تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَماً (میرے پاس اتنے درہم ہیں)

عواملِ معنویہ

عوامل معنویہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتے، عوامل معنوی دو ہیں:

۱......ابتدا: یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا۔ یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ، زَیْدٌ اور قَائِمٌ ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ بعض نحویوں کے نزدیک مبتدا میں ابتداء عامل ہے اور خبر میں مبتدا عامل ہے اور بعض نحویوں کا خیال ہے کہ مبتدا میں عامل

خبر ہے اور خبر میں عامل مبتدا ہے، لیکن اول صحیح ہے۔

۲......**فعل مضارع کا عامل ناصب اور جازم سے خالی ہونا**، یہی خالی ہونا مضارع کو رفع دیتا ہے، جیسے: یَضْرِبُ زَیْدٌ، میں" یَضْرِبُ "کو رفع اس وجہ سے ہے کہ عامل ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

(عوامل کا بیان ختم ہوگیا، اب دوسرے مسائل ضروریہ کا بیان لکھا جاتا ہے)

توابع

تابع: وہ لفظ ہے کہ پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرا ہو اور جس اعتبار سے پہلے کو اعراب ہو اسی اعتبار سے دوسرے کو بھی اعراب ہو، پہلے لفظ کو "متبوع" اور دوسرے کو "تابع" کہتے ہیں۔

تابع کا حکم یہ ہے کہ جو اعراب متبوع کا ہوگا وہی اعراب تابع کا بھی ہوگا، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ فَاضِلٌ. رَجُلٌ کو فاعل کی وجہ سے رفع ہے تو" فَاضِلٌ "کو بھی فاعل کی وجہ سے رفع ہے اور یہ دونوں مل کر" جَاءَ "کا فاعل ہیں۔

تابع کی اقسام

تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بیان (۵) عطف بالحروف۔

۱......**صفت**:

وہ تابع ہے جو ایسے معنی کی وضاحت کرے جو خود اس کے متبوع میں پایا جاتا ہے، یا اس کے متعلق میں، اول کی مثال: " جَاءَنِیْ رَجُلٌ فَاضِلٌ " اور دوسرے کی مثال

:" جَاءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ " ہے۔اس میں متبوع کو "موصوف" اور تابع کو "صفت" کہتے ہیں۔

پہلی صورت میں موصوف اور صفت میں دس چیزوں میں مطابقت (برابری) ہونی چاہیے: (۱) مفرد (۲) تثنیہ (۳) جمع (۴) رفع (۵) نصب (۶) جر (۷) معرفہ (۸) نکرہ (۹) مذکر (۱۰) مؤنث میں۔یعنی اگر موصوف، مفرد، مرفوع، معرفہ، مذکر ہو تو صفت کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے، ورنہ عبارت غلط ہوگی، اسی طرح اور بقیہ میں، جیسے: عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ، عِنْدِیْ رَجُلَانِ عَالِمَانِ، عِنْدِیْ إِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وغیرہ۔

دوسری صورت میں پانچ چیزوں کے اندر موصوف اور صفت میں مطابقت (برابری) ہونی چاہیے: (۱) نکرہ (۲) معرفہ (۳) رفع (۴) نصب (۵) جر میں، جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ.

نوٹ: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہوسکتی ہے مگر جملہ خبریہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسی نکرہ کی طرف لوٹے، جیسے: جَاءَ نِیْ أَبُوْهُ عَالِمٌ .

۲......تاکید:

وہ تابع ہے جو متبوع کی حالت کو مضبوط کرے، یعنی دوسرے لفظ سے وہی مراد ہو جو پہلے سے ہے، اس کا غیر مراد نہیں ہے، اب یہ مضبوطی خواہ شمول میں ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ، قوم کا لفظ اگرچہ تمام افراد کو شامل تھا، مگر شک تھا کہ بعض نہ آتے ہوں کیوں کہ بعض اوقات کل کی طرف نسبت ہوتی ہے مگر مراد بعض افراد ہوتے ہیں، پس كُلُّهُمْ جب کہہ دیا تو یہ شک جاتا رہا اور معلوم ہوا کہ سب افراد قوم کے آئے، یا نسبت میں یعنی متبوع منسوب (جس کی نسبت کی جاتی ہے) یا منسوب الیہ (جس کی طرف نسبت کی جائے) جیسے: زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ (منسوب الیہ) جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ (منسوب)

تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں پہلے لفظ کو دوبار ذکر کریں، جیسے: جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ ، إِنَّ إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ .

تاکید لفظی اسم، فعل اور حرف تینوں میں ہوتی ہے، جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوا۔

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں مخصوص الفاظ سے تاکید کی جائے، وہ یہ ہیں: نَفْسٌ ، عَيْنٌ، كِلَا ، كِلْتَا ، كُلٌّ ، أَجْمَعُ ،أَكْتَعُ ، أَبْتَعُ ، اور أَبْصَعُ ۔ان میں سے ہر ایک کے استعمال کا الگ الگ طریقہ ہے، مختصر طریقہ نیچے لکھا جاتا ہے:

نَفْسٌ اور عَيْنٌ سے واحد، تثنیہ اور جمع، مذکر اور مؤنث سب کی تاکید کر سکتے ہیں ،صرف صیغوں اور ضمیروں میں تبدیلی ہوگی، جیسے: جَاءَ نِي زَيْدٌ نَفْسُهُ ،يَاعَيْنُهُ ، جَاءَ نِي الزَّيْدَانِ نَفْسَاهُمَا يَاعَيْنَاهُمَا ، جَاءَ نِي الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ يا أَعْيُنُهُمْ (اسی طرح مؤنث میں ضمیر اور صیغے میں ضمیر بدل دو)

كِلَا اور كِلْتَا سے صرف تثنیہ کی تاکید کر سکتے ہیں، كِلَا سے مذکر کی اور كِلْتَا سے مؤنث کی، جیسے: جَاءَ نِي الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ امْرَأَتَانِ كِلْتَاهُمَا .

كُلٌّ اور أَجْمَعُ وغیرہ سے تثنیہ کے علاوہ سب کی تاکید کر سکتے ہیں، صرف كُلٌّ کے اندر ضمیر بدلتی رہے گی اور أَجْمَعُ وغیرہ میں صیغہ بدلتا رہے گا، جیسے: إِشْتَرَيْتُ الْغُلَامَ كُلَّهُ،أَجْمَعُ ، وَأَكْتَعُ ، جَاءَ نِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ وَ أَكْتَعُوْنَ ، إِشْتَرَيْتُ الْجَارِيَةَ كُلَّهَا ، جَاءَ تْنِي النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ .

أَكْتَعُ ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ کا استعمال بغیر أَجْمَعُ کے نہ ہوگا اور نہ أَجْمَعُ پر مقدم ہوں گے بلکہ یہ ہمیشہ پیچھے رہیں گے۔

۳......بدل

وہ تابع ہے کہ متبوع کی طرف جو چیز منسوب ہے وہی چیز تابع کی طرف منسوب ہو اور مقصود تابع ہو، نہ کہ متبوع، جیسے جَاءَ نِیُ زَیْدٌ أُخُوكَ (میرے پاس زید آیا تمہارا بھائی)زَیْدٌ متبوع ہے اور أُخُوكَ تابع ہے، زید کی طرف آنے کی نسبت ہے، اسی آنے کی نسبت اخوك کی طرف بھی ہے اور مقصود زَید نہیں ہے بلکہ أُخُوكَ ہے۔ تابع کو "بدل" اور متبوع کو "مبدل منہ" کہتے ہیں۔

اقسام بدل

بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط

۱...... **بدل الکل**: وہ بدل ہے جس میں مدلول مبدل منہ کا بعینہ مدلول کا بدل ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ خَالِدٌ عَمُّكَ (خالد آیا جو تمہارا چچا ہے)

۲...... **بدل البعض**: وہ بدل ہے جس میں بدل کا مدلول، مبدل منہ کے مدلول کا جز ہوتا ہے، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ (مارا گیا زید اس کا سر)

۳...... **بدل الاشتمال**: وہ بدل ہے جس میں بدل کا مدلول، مبدل منہ کے مدلول کے متعلقات ولوازمات سے ہوتا ہے، جیسے: قُتِلَ الْأَمِیرُ فَرَسُهٗ (امیر مارا گیا، اس کا گھوڑا)

۴...... **بدل الغلط**: وہ بدل ہے جس میں غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے غلطی کو رفع کریں ، جیسے: کَتَبْتُ خَالِداً بَلْ حَامِداً (میں نے خالد کو لکھا، نہیں! بلکہ حامد کو) رَأَیْتُ رَجُلاً بَلْ حِمَاراً (میں نے مرد کو دیکھا، نہیں، بلکہ گدھے کو)

۴......عطفِ بیان:

وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو مگر متبوع کے معنی کو روشن کرے، جیسے: کَتَبَ أَبُوْ حَفُصٍ عُمَرُ ، جب نام سے مشہور ہو، اور کَتَبَ خَالِدٌ أَبُوْ زَیْدٍ ، جب کنیت سے مشہور ہو (جس اسم کا پہلا لفظ اُم یا ابن یا بنت ہو تو اس کو کنیت کہتے ہیں)

۵......عطف بالحروف:

وہ تابع ہے کہ جس چیز کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی ہے، اسی چیز کی نسبت تابع کی طرف ہو بواسطہ حروف عطف کے اور نسبت میں دونوں مقصود ہو (حروف عاطفہ کا بیان آگے آئے گا) جیسے: قَرَأَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ ، اس کو ''عطف نسق'' بھی کہتے ہیں۔

فصل

بیان غیر منصرف

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو قائم مقام د سببوں کے ہو، جیسے: اَحْمَدُ اور مَسَاجِد .

اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ (علم)، عجمہ، جمع، ترکیب ،وزن فعل، الف ونون زائدتان۔

مثالیں: جیسے: عُمَر اور زُفَر میں عدل اور علم ہے۔ ثُلَاثُ (تین تین) میں عدل اور وصف ہے۔ طَلْحَةُ میں علم اور تانیث ہے۔ زَیْنَبُ میں علم اور تانیث معنوی ہے۔ حَمْرَاءُ میں صرف الف ممدودہ تانیث کا ہے جو قائم مقام دوسببوں کے ہے، ایک تانیث، دوسرے لزوم تانیث۔ اِبْرَاهِیْمُ میں علم اور عجمہ ہے۔ مَسَاجِدُ میں جمع ہے، جو قائم مقام دو سبب کے ہے

،ایک جمع اور دوسرا الزومِ جمع۔ بَعْلَبَكّ میں علم اور ترکیب ہے۔ أَحْمَدُ میں وزنِ فعل اور علم ہے۔ عُثْمَانُ میں الف ونون زائدتان اور علم ہے۔ سَکْرَانُ میں الف ونون زائدتان اور وصف ہے۔(اس کا کچھ بیان اعراب کی بحث میں آچکا ہے)

فائدہ: غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ ، بَكْرٌ ، خَالِدٌ وغیرہ۔

فائدہ: منصرف پر کسرہ اور تنوین آتے ہیں۔

حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ: وہ حروف جو لفظی عمل نہیں کرتے، یہ سولہ قسم کے حروف ہیں:

۱.....**حروف تنبیہ:** جو آگاہ اور خبردار کرنے کے واسطے آتے ہیں، وہ یہ ہیں: أَلَا ، أَمَا ، هَا ، جیسے: ﴿أَلَا بُعْداً لِّقَوْمِ ثَمُوْد﴾ (آگاہ ہو جاؤ! قوم ثمود کے لیے دوری ہے)

۲.....**حروف ایجاب:** جن سے جواب دیا جائے، وہ یہ ہیں: نَعَم (ہاں) بَلٰى (ہاں) أَجَل (ہاں) جَيْرِ ، إِنَّ ، إِيْ ، جیسے: هَلْ قَامَ زَيْدٌ ؟ اس کے جواب میں کہا: "نَعَمْ" یعنی "نَعَمْ قَامَ زَيْدٌ".

۳.....**حروف تفسیر:** جن سے پہلے قول اور معنیٰ کی وضاحت کی جائے، وہ یہ ہیں: أَيْ ، أَنْ ، جیسے: ﴿وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ أَيْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ﴾ (گاؤں والوں سے دریافت کرو) اور جیسے: ﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَّا إِبْرَاهِيْم﴾ (اور ہم نے اس کو پکارا یعنی یہ کہا کہ اے ابراہیم!)

۴......حروف مصدر: جو فعل یا اسم کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، وہ یہ ہیں: مَا ، أَنْ ، أَنَّ ؛ مَا اور أَنْ فعل کو اور أَنَّ جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں، جیسے: ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ یعنی بِرُحْبِهَا (زمین اپنی وسعت اور کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی) اور جیسے: عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ یعنی عَلِمْتُ قِيَامَكَ (میں نے تمہارے کھڑے ہونے کو جانا)

۵......حروف تحضیض: جن سے ابھارا اور ورغلایا جائے، وہ یہ ہیں: أَلَّا ، هَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْمَا ، جیسے: هَلَّا تَقْرَأُ ؟ (تم پڑھتے کیوں نہیں؟)

۶......حروف توقع: وہ قَدْ ہے، جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو تحقیق اور بے شک کے معنی میں ہوتا ہے اور ماضی کو حال سے قریب کرتا ہے اور مضارع پر داخل ہوتا ہے تو ''کبھی'' کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: قَدْ كَتَبَ (تحقیق کہ لکھا ہے) قَدْ يَكْتُبُ (کبھی لکھتا ہے)

۷......حروف استفہام: جن سے سوال کیا جائے، وہ یہ ہیں: مَا ، هَلْ ، ہمزہ (أ)، جیسے: مَا تَفْعَلُ ؟ (کیا کرتے ہو؟) أَزَيْدٌ قَائِمٌ ؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)

۸......حروف ردع: جس سے ڈرایا جائے اور ڈانٹا جائے، وہ كَلَّا ہے، جیسے: كَلَّا تَعْلَمُ ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ .

۹......تنوین: جو نون ساکن کی آواز دے اور نون تاکید خفیفہ نہ ہو۔

اقسام تنوین

اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) تنوین تمکن: جو اسم کو منصرف بنائے، جیسے: زَيْدٌ، اس کو ''تنوین صرف'' کہتے ہیں۔

(۲) تنوین تنکیر: جو یہ بتائے کہ یہ اسم نکرہ ہے، جیسے: صَہٍ أَیْ: أُسْکُتْ سُکُوتاً مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا (کسی وقت نہ بولو، ہمیشہ خاموش رہو) اور اگر صَہْ کے آخر میں ساکن ہو تو اس کے معنی "ابھی" کے ہوتے ہیں، جیسے: "صَہْ" أَیْ أُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ (اس وقت خاموش رہو)

(۳) تنوین عوض: جو مضاف الیہ کے بدلے میں ہو، جیسے: یَوْمَئِذٍ یعنی یَوْمٌ إِذَا کَانَ کَذَا (اس وقت)

(۴) تنوین مقابلہ: جو کسی کے مقابل میں ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٍ، اس میں تنوین مُسْلِمِیْنَ کے "نون" کے مقابلہ میں ہے، یہ چاروں اسم پر آتی ہیں، فعل اور حرف پر نہیں آتیں۔

(۵) تنوین ترنم: اچھی آواز ظاہر کرنے کے لیے جو شعر اور مصرع کے آخر میں ہوتی ہے، جیسے: قول شاعر ؎

أَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِیْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے عاذلہ! ملامت، عتاب اور غصہ کو کم کر اور مجھ سے کہو کہ تم درست راہ پر ہو اور اگر درست راہ پر ہوں تو ملامت نہ کر) یہ تنوین اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔

۱۰...... نون تاکید: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نون ثقیلہ (نون مشددہ) (۲) نون خفیفہ (نون ساکن) فعل مضارع کے آخر میں آتے ہیں: جیسے: لَیَضْرِبَنَّ اور لَیَضْرِبَنْ

۱۱...... حرف زیادت: جو زائد ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہو تو معنی نہ بگڑے، وہ یہ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، باء، لام، جیسے: ﴿فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ﴾ (پس جب

آیا خوش خبری دینے والا) میں اگر أَن نہ ہوتا تب بھی کوئی خرابی نہیں ہوتی، اور جیسے: ﴿لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ (قسم ہے اس شہر کی) میں لا زائد ہے۔

۱۲...... **حروفِ شرط**: یہ دو حروف ہیں: أَمَّا اور لَوْ، أَمَّا تفسیر کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ﴾ (جو لوگ بد بخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے) أَمَّا کے جواب میں ''ف'' ضرور آتی ہے۔

لَوْ، اول کی نفی کی وجہ سے دوسرے کی نفی کرتا ہے، جیسے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (اگر آسمان وزمین میں اللہ کے علاوہ اور خدا ہوتے تو دونوں خراب ہوجاتے) لیکن اور خدا نہیں ہیں لہٰذا فساد نہیں ہوا۔

۱۳...... **لَوْلَا**: اول کے وجود سے دوسرے کی نفی کرتا ہے، جیسے: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہوجاتے)

۱۴...... **لام مفتوحہ**: تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (البتہ زید، عمر سے افضل ہے)

۱۵...... وہ **مَا** جو معنی میں مَادَامَ (جب تک) کے ہے، جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (جب تک امیر بیٹھا رہے گا میں کھڑا رہوں گا)

۱۶...... **حروف عطف**: وہ حروف جن سے دو چیزوں کو جوڑا جائے، وہ یہ ہیں: و، ف، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو، كَتَبَ حَامِدٌ فَعَمْرٌو، قَرَأَ خَالِدٌ ثُمَّ مَحْمُوْدٌ.

اعرابِ مستثنیٰ

مستثنیٰ: وہ لفظ ہے جو إِلَّا، غَيْرَ، سِوٰى، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا،

مَـاعَدَا، لَيْسَ اور لَايَكُوْنُ کے بعد مذکور ہو، جیسے: جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً . استثناء کے معنی ہیں علیحدہ کیا ہوا، جس سے علیحدہ کیا جاتا ہے اس کو ''مستثنیٰ منہ'' کہتے ہیں اور جس حرف سے علیحدہ کیا جائے اس کو ''حرف استثناء'' کہتے ہیں۔ مستثنیٰ سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس کے پہلے جو حکم ہے یہ اس سے خارج ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل (۲) منقطع

متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، اور بذریعہ إِلَّا کے آنے سے نقل گیا ہو، جیسے: جَـاءَ الْـقَـوْمُ إِلَّا زَيْـداً (قوم آئی سوائے زید کے) زید قوم میں داخل تھا، بذریعہ إِلَّا کے آنے سے نکال دیا گیا۔

منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً (قوم آئی سوائے گدھے کے) حمار قوم میں شامل نہیں ہے۔

اقسام اعرابِ مستثنیٰ

مستثنیٰ کو چار قسم کا اعراب ہوتا ہے:

اول: منصوب: یہ اعراب چند صورتوں میں ہوگا:

۱...... جب مستثنیٰ إِلَّا کے بعد ہو اور کلام موجب میں ہو یعنی اس سے پہلے حرف نفی، نہی اور استفہام نہ ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا خَالِداً .

۲...... کلام موجب میں نہ ہو مگر مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، جیسے: مَاجَاءَ إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ (زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا)

۳...... مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا كَلْباً

۴...... خَلَا اور عَـدَا کے بعد ہو (بعض نحویوں کے نزدیک ان کے بعد مجرور

ہوگا، مگر اکثر کے نزدیک منصوب ہوگا) جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْداً .

۵......مَا خَلَا ، مَا عَدَا ، لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلَا زَيْداً ، وَلَيْسَ زَيْداً ، وَلَا يَكُوْنُ زَيْداً .

دوم: نصب پڑھنا بھی جائز اور ماقبل سے بدل ڈالنا بھی جائز، یہ اس وقت ہوگا جب مستثنیٰ إِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ پر مقدم نہ ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: مَاجَاءَ أَحَدٌ إِلَّا زَيْداً اور زَيْد کو نصب استثنیٰ کی وجہ سے اور رفع اَحَدٌ سے بدل کی وجہ سے ہے۔

سوم: عامل کے اعتبار سے اعراب ہوگا، اگر عامل رافع ہے تو رفع ہوگا اور اگر عامل ناصب ہو تو نصب ہوگا اور اگر عامل جار ہے تو جر ہوگا، یہ اس وقت ہے جب کہ مستثنیٰ إِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: مَاجَاءَ إِلَّا زَيْدٌ ، مَارَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً ، مَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ .

چہارم: مجرور ہوگا جب غَيْرَ ، سِوىٰ کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ .

حَاشَا کے بعد اختلاف ہے، اکثر کے نزدیک مجرور ہوگا مگر بعض کے نزدیک منصوب ہوگا۔

بحمد اللہ تعالیٰ

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

علم النحو (عکسی)

تالیف

حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی

حاشیہ

حضرت مولانا مفتی اسد اللہ عمر نعمانی

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

آئینۂ اصولِ حدیث

حصہ دوم

مفتی محمد انعام الحق قاسمی
دارالعلوم عالی پور، گجرات (انڈیا)

ناشر:
زمزم پبلشرز

القِراءَةُ الوَاضِحَةُ

الجزء الأوّل

تاليف

مولانا وحيد الزّمان القاسمي الكيرانوي
أستاذ اللغة العربية بدار العلوم ديوبند

الناشر
زمزم پبلشرز
نزد مُقدس مسجد. أردو بازار. كراتشي
تليفون ٢٧٦٠٣٧٤١

حضرت تھانویؒ کی مشہور کتاب بہشتی زیور سے انتخاب جدید اضافات کے ساتھ

بہشتی ثمر

حصہ اوّل

تالیف

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب رحمہ اللہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی